۷ر اگست ۱۹۲۸ء

جن دوستوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے درس قرآن کریم میں شامل ہونے کیلئے اپنے نام دئے ہوئے ہیں۔ انہیں اچھی طرح نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ درس انشاء اللہ العزیز ۷ر اگست سے شروع ہو جائیگا۔ اور اس لئے انہیں ۶ر اگست کی شام تک قادیان پہونچ جانا چاہیئے ہر احمدی کو کم از کم ایک غیر احمدی دوست کو درس میں شامل ہونے کیلئے اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مسلمانوں کو آفات سماوی و ارضی سے نجات دلانے کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ انکو تعلیم قرآن سے آگاہ کیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے اس درس میں شمولیت ایک زرین موقعہ ہے۔

ایسے احباب کے قیام و طعام کا انتظام نظارت ضیافت کی طرف سے انشاء اللہ تسلی بخش طور پر کیا جائے گا۔

غیر احمدی دوستوں کے علاوہ غیر مسلم اصحاب کو بھی شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا وہ معلوم کر سکیں۔ کہ قرآن کریم اپنے اندر معارف کا کیسا بیش بہا خزانہ رکھتا ہے۔

مدینۃ المسیح

ڈھکوٹ ضلع لائل پور میں غیر احمدی احباب نے اپنے جلسہ پر ہمارے مبلغین کو دعوت دی تھی۔ مولوی اللہ دتا صاحب اور جناب میر قاسم علی صاحب وہاں بھیجے گئے تھے۔ جو واپس آگئے ہیں۔

مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری زیرہ ضلع فیروز پور گئے تھے۔ جہاں غیر احمدیوں کے جلسہ پر مناظرہ کا احتمال تھا۔ دونوں واپس آگئے ہیں مناظرہ نہیں ہوا

اخبار اہلحدیث ۱۳ر جولائی میں "خلیفہ قادیان کی غلط بیانی" کے عنوان سے ایک نہایت فریب آمیز مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا دنداں شکن جواب الفضل کے اگلے پرچہ میں انشاء اللہ درج ہوگا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب مقررہ انعام کی رقم مبلغ چار صد روپے (للعہ) تیار رکھیں

فہرست نومبایعین

بقیہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

۳۴۱ - میاں نظام دین صاحب ضلع جالندھر
۳۴۲ - علی محمد صاحب " "
۳۴۳ - عبد الصمد صاحب " "
۳۴۴ - نور الحق صاحب بنگال
۳۴۵ - چودھری روشن خانصاحب ضلع گجرات
۳۴۶ - " محمد خاں " " "
۳۴۷ - حاکم بی بی صاحبہ " "
۳۴۸ - ماسٹر اللہ دتا صاحب ضلع منٹگمری
۳۴۹ - میاں قیصر شاہ صاحب ضلع پشاور
۳۵۰ - میاں رمضان صاحب جھنگ
۳۵۱ - جواہر دین صاحب ضلع امرتسر
۳۵۲ - ولیداد صاحب تلونڈی جھنگلاں
۳۵۳ - غلام حسین صاحب تیغرانی ڈیرہ غازیخاں
۳۵۴ - چودھری عبد الرحیم صاحب تحصیل سلطانپور
۳۵۵ - میاں اعظم علی صاحب ضلع مراد آباد
۳۵۶ - کاظم علی صاحب " "

ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۸ء

۳۵۷ - خیر الدین صاحب ضلع امرتسر
۳۵۸ - عبد الرشید خانصاحب ضلع گورداسپور
۳۵۹ - مہر بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۳۶۰ - اللہ دتا صاحب " "
۳۶۱ - معراج بی بی صاحبہ " "
۳۶۲ - محمد شفیع خانصاحب لکھنؤ
۳۶۳ - قاضی عبد الحمید صاحب ضلع گجرات
۳۶۴ - عبد العلی صاحب کوٹ کیپرا
۳۶۵ - پیر دتہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۶۶ - نور الدین " " "
۳۶۷ - محمد دین " معمار جہلم
۳۶۸ - میاں شہاب الدین صاحب ضلع لاہور
۳۶۹ - قمر الدین صاحب " "
۳۷۰ - فاطمہ بنت چراغدین " "
۳۷۱ - امیر الدین صاحب " "
۳۷۲ - چوہدری غلام رسول صاحب " سیالکوٹ
۳۷۳ - جمعدار سردار احمد صاحب " "
۳۷۴ - چوہدری عبد الحمید خانصاحب " "
۳۷۵ - شیخ مہر الدین صاحب " "
۳۷۶ - الٰہی بخش صاحب ضلع گورداسپور
۳۷۷ - سید حفاظت علی صاحب علیگڈھ
۳۷۸ - فتح الدین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۳۷۹ - چوہدری علی بخش " " امرتسر
۳۸۰ - رحمت خاں صاحب ضلع لائلپور
۳۸۱ - غلام محمد صاحب " "
۳۸۲ - چوہدری ولیداد صاحب " "
۳۸۳ - میاں نظام الدین صاحب ضلع ہوشیارپور
۳۸۴ - میاں حسین بخش صاحب پٹواری " لائلپور
۳۸۵ - سلیمان صاحب ضلع ہوشیارپور
۳۸۶ - دین محمد صاحب " "
۳۸۷ - راجہ خان محمد صاحب " گجرات
۳۸۸ - مہر الدین صاحب " گورداسپور
۳۸۹ - عزیز الدین " " "
۳۹۰ - محمد عبد الرحمٰن صاحب ضلع شیخوپورہ
۳۹۱ - فاطمہ بی بی صاحبہ " "
۳۹۲ - محمد خاں صاحب " "
۳۹۳ - محمد انور صاحب " "
۳۹۴ - چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب " سیالکوٹ
۳۹۵ - سردار بی بی صاحبہ " "
۳۹۶ - فضل کریم صاحب ضلع گوجرانوالہ
۳۹۷ - محمد عبد الرسول صاحب حیدر آباد دکن
۳۹۸ - حامد علی صاحب ضلع منٹگمری
۳۹۹ - فیض احمد خانصاحب ضلع سیالکوٹ
۴۰۰ - وڈھایا صاحب زمیندار " "
۴۰۱ - مولوی احمد گل صاحب ضلع کوہاٹ
۴۰۲ - آغا محمد عبد الرحیم صاحب کلرک کراچی
۴۰۳ - میاں محمد سلیم صاحب - سارن
۴۰۴ - سوندیخانصاحب ریاست پٹیالہ
۴۰۵ - بی بی رانی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۴۰۶ - رشیدہ بیگم صاحبہ راولپنڈی
۴۰۷ - جمال دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۰۸ - رحمت علی " " "
۴۰۹ - ابن جعفر خانصاحب
۴۱۰ - اہلیہ جعفر خانصاحب
۴۱۱ - بنت جعفر خانصاحب
۴۱۲ - میاں محمد شفیع خانصاحب بھیوانی
۴۱۳ - میاں نور احمد صاحب ضلع کوہاٹ
۴۱۴ - اللہ رکھی اہلیہ نواب دین ضلع سیالکوٹ
۴۱۵ - امینہ بیگم بنت " " "
۴۱۶ - شیخ محمد دین صاحب سیالکوٹ سٹی
۴۱۷ - محمد یوسف صاحب "
۴۱۸ - محمد یعقوب صاحب "
۴۱۹ - محمد ریاض صاحب "
۴۲۰ - لہنا خاں صاحب ضلع گجرات
۴۲۱ - فضل الدین صاحب " سیالکوٹ
۴۲۲ - غلام حسین صاحب ڈری سرگودہ
۴۲۳ - بوٹا ولد الٰہی بخش صاحب ضلع امرتسر
۴۲۴ - مہر الدین صاحب دھوبی " "
۴۲۵ - بھاگ بی بی صاحبہ ڈیرہ بابا نانک
۴۲۶ - عبد القیوم صاحب پشاور
۴۲۷ - رحمت اللہ صاحب ضلع لدھیانہ
۴۲۸ - محمود ابن محمد ابو جود الہادی دمشق
۴۲۹ - محمد شریف صاحب شیخ الادین "
۴۳۰ - محمد ضحی بن راغب سلطان "
۴۳۱ - گل بادشاہ خانصاحب ضلع کوہاٹ
۴۳۲ - کرم علی صاحب ضلع گجرات
۴۳۳ - محمد سلیم صاحب چپراسی - بی - این ڈبلیو - ریلوے
۴۳۴ - صدیق احمد صاحب شملہ
۴۳۵ - شمس الہدیٰ الحاج الدین صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری دریا
۴۳۶ - حافظ لبسط حسن صاحب بنارس
۴۳۷ - حسین بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۴۳۸ - مستری باغ محمد صاحب لوہار "
۴۳۹ - رسول بخش صاحب جٹ سواہل و عیال ضلع لائلپور
۴۴۰ - امان اللہ صاحب " "
۴۴۱ - ہدایت اللہ " " "
۴۴۲ - شریف احمد " " "
۴۴۳ - نذیر احمد " " "
۴۴۴ - مولوی عمر دین صاحب لائلپور
۴۴۵ - چوہدری غلام حیدر صاحب ضلع گوجرانوالہ
۴۴۶ - محمد دین صاحب پسر " " "
۴۴۷ - غلام قادر " " "
۴۴۸ - رحمت خاں " " "
۴۴۹ - محمد علی صاحب نمبردار " "
۴۵۰ - رحمت خاں صاحب " "
۴۵۱ - محمد یوسف صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۵۲ - مبارک حسین صاحب پٹیالہ
۴۵۳ - سید محمد یوسف صاحب ضلع ہوشیارپور
۴۵۴ - محمد شفیق صاحب دمشق - شام
۴۵۵ - بابو سلیم اللہ صاحب گجرات
۴۵۶ - سردار محمد صاحب بھینی - گورداسپور
۴۵۷ - سید حفیظ صاحب سیالکوٹ
۴۵۸ - راجہ راج محمد صاحب ضلع میرپور
۴۵۹ - چوہدری نبی بخش " " سیالکوٹ
۴۶۰ - حاجی الٰہی بخش صاحب ضلع لائلپور
۴۶۱ - امیر علی صاحب چوہدریوالہ ضلع گورداسپور
۴۶۲ - محمد سلیم صاحب کریم چک چھپیرا
۴۶۳ - قائم بی بی زوجہ علی محمد صاحب ضلع گجرات
۴۶۴ - بھاگ بھری زوجہ اللہ جوایا " "
۴۶۵ - ودھاوا خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۶۶ - غلام حسین صاحب مدرسہ حنفیہ ضلع گوجرانوالہ
۴۶۷ - تاج دین صاحب " "
۴۶۸ - دار الجنان " جمرود
۴۶۹ - حیات بی بی صاحبہ ضلع جالندھر
۴۷۰ - میاں ضامن علی صاحب ضلع اناؤ
۴۷۱ - امام علی صاحب " "
۴۷۲ - مصری جان صاحبہ ضلع کوہاٹ
۴۷۳ - نور نامہ " " "
۴۷۴ - گوہر بی بی " " سیالکوٹ
۴۷۵ - بہادر ولد وریام " لاہور
۴۷۶ - بالا ولد فتح " "
۴۷۷ - ٹڈھی والد رحمت خاں " گورداسپور
۴۷۸ - زینب بنت اللہ دتا صاحب " ملتان
۴۷۹ - محمد زکریا صاحب ضلع جالندھر
۴۸۰ - امیر علی صاحب محمود پور - پٹیالہ
۴۸۱ - قمر علی " " "
۴۸۲ - کلیمن زوجہ عمر بخش " "
۴۸۳ - جیدن زوجہ نتھو " "
۴۸۴ - شیخ نور احمد صاحب حالوار کلکتہ
۴۸۵ - سید میر حسن شاہ " پشاور
۴۸۶ - غلام رسول شاہ " "
۴۸۷ - حافظ محمد شاہ " ضلع جہلم
۴۸۸ - محمد ایوب صاحب " پشاور
۴۸۹ - بی بی شمیمہ صاحبہ ضلع کٹک
۴۹۰ - بی بی عصمہ صاحبہ " "
۴۹۱ - جلال الدین صاحب موضع سندر گڑھ
۴۹۲ - آل محمد صاحب کنانور - مالابار
۴۹۳ - عطاء الرحمٰن صاحب نومسلم گوجرانوالہ
۴۹۴ - عبد الصمد " " ضلع گورداسپور
۴۹۵ - شیخ حبیب صاحب حیدر آباد دکن
۴۹۶ - غلام فاطمہ اہلیہ قاضی غلام حسن صاحب - شہر گکھیانہ
۴۹۷ - حافظ محمد ولی صاحب ضلع سہارنپور
۴۹۸ - فضل کریم صاحب کلرک - افریقہ
۴۹۹ - نذر محمد صاحب انسپکٹر "
۵۰۰ - نور بی اہلیہ عبد الغنی صاحب رنگون
۵۰۱ - محمد علی صاحب ٹھاٹون "
۵۰۲ - ہارون احمد خانصاحب "
۵۰۳ - میاں محبوب صاحب ضلع پشاور
۵۰۴ - میر افضل صاحب " "
۵۰۵ - اہلیہ اللہ دتہ " " گوجرانوالہ
۵۰۶ - بھاگے ترکھانی ضلع شاہ پور
۵۰۷ - عیسے گل صاحب " کوہاٹ
۵۰۸ - شیراز گل صاحب " "

باقی آئندہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا فرمودہ درس قرآن شریف

میں نے ایک دفعہ رؤیا دیکھی۔ کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک کتاب دی ہے۔ جو بہت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ میں نے اسے کسی جگہ رکھا۔ اس کا نام منہاج السالکین تھا یا منہاج الطالبین۔ اس وقت تو مجھے یاد تھا مگر اب یاد نہیں ہے۔ دونوں میں سے کونسا نام تھا۔ اس وقت میں نے کتابوں میں اس نام کی کتاب تلاش کی تھی۔ ان دو ناموں میں سے ایک نام کی کتاب ملی تھی مگر وہ نام جو مجھے بتایا گیا۔ اس نام کی نہ ملی تھی۔ میں نے اس کتاب کو لے کر کسی جگہ رکھا۔ پھر میں نے اس کی تلاش کی۔ مگر وہ نہ ملی۔ اس وقت یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہو گئے۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو۔ کہ خدا تعالیٰ کے ذرائع کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اس وقت مجھے یہی دکھایا گیا۔ کہ انسان سمجھتا ہے۔ میں نے فلاں قیمتی چیز کھو دی۔ مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اور کبھی انسان سمجھتا ہے۔ مجھے کون تباہ کر سکتا ہے۔ مگر وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اب ہو گا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ترقی حاصل ہو گی۔ اور کوئی اس کی ترقی کو روک نہ سکیگا۔ اس کے دشمن تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ اور کوئی ان کو بچا نہ سکے گا۔ چنانچہ اسی طرح ہو گیا ؏

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ؏

باقی رہا یہ کہ کوئی کہے۔ پھر اس پیشگوئی کا کیا فائدہ ہوا۔ جبکہ یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ کس طرح پوری ہو گی۔ اس کے لئے یاد رکھو۔ یہ اس لئے ہے۔ کہ تم نصیحت حاصل کرو تم اس پر غور کرو۔ اور ہمارے رسول کی صداقت کو مان لو۔ اگر نہ مانو گے۔ تو ہمارے مخفی جنود تم کو پکڑیں گے۔ اور ہلاک کر دینگے ؏

سورۃ المدثر رکوع دوم

(۳۰ر اپریل سنہ ۱۹۲۸ء)

كَلَّا وَالْقَمَرِ ؏

فرمایا:۔ جس بات کے یہ لوگ مدعی ہیں۔ وہ ہرگز نہ ہو گی۔ اور اس کے ثبوت کے طور پر قمر کو پیش کرتے ہیں ؏

قمر۔ اپنی ذات میں تو ایک جرم ہے۔ اور ستاروں کی قسم میں سے ایک ستارہ ہے۔ لیکن اہل عرب کی نسبت سے اس میں ایک خاص بات پائی جاتی ہے۔ جو دوسرے ستاروں میں نہیں ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ نہایت روشن ہے۔ اور ایسا روشن ہے کہ ایک قسم کا دن رات کو چڑھا دیتا ہے۔ وہ سورج سے روشنی اخذ کرتا اور رات کے وقت اسے پھیلا دیتا ہے۔ اس وجہ سے وہ لوگوں کے لئے اپنے اندر نشان رکھتا ہے۔ اور ستارے بھی چمکتے ہیں۔ مگر چاند ایسی طرح چمکتا ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں سارے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں۔ اس طرح ماند نہیں پڑتے۔ جس طرح سورج کے چڑھنے سے ماند پڑتے ہیں۔ کہ دکھائی نہیں دیتے۔ مگر چاند کی روشنی ان پر غالب آجاتی ہے۔ اور وہ بے کار اور معطل ہو جاتے ہیں۔ چاند کی روشنی کے مقابلہ میں ستاروں کی روشنی کام کرتی نظر نہیں آتی ؏

اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دعویٰ کے مقابلہ میں جو انذار تام کے متعلق تھا۔ یعنی تمام دنیا کو انذار ہونا تھا۔ اور جس میں مخالفین کی تباہی اور بربادی کا ذکر تھا۔ مگر کفار اس کے منکر تھے۔ اور کہتے تھے۔ ہم یہ کس طرح مان لیں۔ کہ جو اس کی مخالفت کریگا وہ برباد ہو جائے گا۔ اس کے لئے شہادت کے طور پر قمر کو پیش کرتا ہے۔ اور قسم کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کسی چیز کی قسم کھاتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ شہادت کے طور پر اسے پیش کرتا ہے۔ اور جب ہم خدا کی قسم کھاتے ہیں تو مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ خدا کے فعل کو ہم اپنی تائید میں پیش کرتے اور کہتے ہیں۔ خدا کا فعل ہمارے اس دعوے کو سچا ثابت کرے گا۔ اور معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم سچے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ جس چیز کی قسم کھاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ اس چیز کو دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ کوئی کہے۔ خدا تعالیٰ کو قسم کھانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کسی کو دلیل دینے کا محتاج نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ قرآن پڑھنے والا بندہ ہے۔ یا خدا۔ چونکہ قرآن بندوں کے پڑھنے کے لئے ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ خدا کو قسم کھانے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ کو تو ضرورت نہیں۔ مگر اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ کیونکر معلوم ہو۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کلام پیش کرتے ہیں۔ وہ خدا کا کلام ہے۔ جب تک اس بات کا ثبوت نہ ہو۔ دلیل نہ ہو۔ اس وقت تک کس طرح کوئی اس کلام کو خدا تعالیٰ کا کلام مان سکتا ہے۔ پس قسم اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جو بات پیش کی گئی ہے۔ وہ واقعی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور وہ پوری ہو کر رہے گی ؏

چنانچہ خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انذار تام اور دشمنوں پر غلبہ کے متعلق قمر کو پیش کرتا ہے۔ اور قمر کا وجود بعض پیشگوئیوں کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے۔ آپ کو بدر بھی کہا گیا ہے۔ مگر بدر بھی قمر کا نام ہے۔ قمر بدر نہیں ہوتا۔ لیکن بدر قمر ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح قمر ہلال نہیں ہوتا۔ مگر ہلال۔ قمر ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ قمر چاند کا عام نام ہے۔ خواہ چاند پہلے دن کا ہو یا دوسرے دن کا یا تیسرے چوتھے دن کا۔ خواہ چودھویں دن کا اور خواہ چھبیسویں یا ستائیسویں دن کا۔ چاند بعض کیفیتوں کے لحاظ سے ہلال کہلاتا ہے۔ اور بعض کیفیتوں کے لحاظ سے اسے بدر کہتے ہیں۔ تو گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام آپ کے زمانہ کے لحاظ سے بدر ہے۔ مگر آپ قمر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور مطلب یہ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پر تاریکی چھا جائیگی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر اس نور کو پھیلائیں گے تو کمالات کے لحاظ سے آپ کا نام بدر ہے۔ مگر اس لحاظ سے کہ جس طرح سورج کے غائب ہو جانے کے بعد چاند اس کی روشنی پہنچاتا ہے۔ اسی طرح آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی اس زمانہ میں جبکہ اس پر پردہ پڑ جائے گا۔ دنیا کو پہنچائیں گے۔ آپ قمر ہیں۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ یہ انذار اسی زمانہ میں ختم نہ ہو جائیگا۔

بلکہ جب دُنیا کہے گی کہ اسلام مٹنے والا ہے۔ اس پر تاریکی چھا جانے والی ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ اسی نبی کی اُمت میں سے اور اسی کی پیروی میں ایک انسان کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا نور پھیلائے گا۔ وہ قمر ہوگا۔ اور اسے ہم شہادت کے طور پیش کرتے ہیں۔ پھر فرمایا:۔

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۙ

اور شہادت کے طور پر ہم رات کو پیش کرتے ہیں۔ جب وہ مٹ جاتی ہے

یہاں خدا تعالیٰ نے قمر کا ذکر پہلے کیا۔ اور لیل کا بعد میں۔ حالانکہ زمانہ کے لحاظ سے قمر بعد میں ہوتا ہے لیل کے۔ لیل سے وہ تاریکی کا زمانہ مراد ہے۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور خوبیوں پر پردہ پڑ جائے گا۔ حالانکہ ایسا زمانہ پہلے آئے گا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قمر بن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیوں کو ظاہر کرینگے بات یہ ہے۔ کہ جس چیز پر زیادہ زور دینا ہو۔ اس کا ذکر پہلے کر دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے قمر کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ تو فرمایا۔ ہم رات کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جبکہ وہ ہٹ گئی۔ پھر

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۙ

اور ہم صبح کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جبکہ وہ عنقریب نمودار ہوگی ٭

اذ ماضی کے لئے آتا ہے۔ اور اذا مستقبل کے لئے۔ ان کے استعمال سے یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اس نبی کے دعوے کرتے ہی تاریکی تو ہٹ گئی۔ آگے جو غلبہ حاصل ہونا تھا۔ وہ ابھی حاصل نہ ہوا تھا۔ اس لئے فرمایا:۔ والصبح اذا اسفر۔ ہم صبح کو شہادت میں پیش کرتے ہیں۔ جو قریب ہی آیندہ زمانہ میں ہونے والی ہے ٭

غرض اس آیت میں خدا تعالیٰ نے تین ثبوت پیش کئے ہیں۔ اول کفر کا مٹنا۔ دوسرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ اور پھر یہ کہ اسلام پر جب تاریکی کا زمانہ آئے گا۔ تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ غلبہ حاصل ہوگا۔ یہ تین صورتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی پیش کی گئی ہیں ٭

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۙ

یہ بڑی باتوں میں سے ایک بڑی بات ہے۔ یعنی اس رسول کا انکار کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جو باتیں خدا کے غضب کو بھڑکانے والی ہوتی ہیں۔ ان میں سے یہ بڑی بات ہے۔ نبی کا انکار خصوصاً خاتم النبیین کا انکار کوئی معمولی بات نہیں ہے ٭

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۙ

تم اس نذیر کو دیکھو۔ جو انسانوں کے لئے ڈرانے والا ہو کر آیا ہے۔ یہ نذیر خود اپنی ذات میں نشان ہے۔ پس تم اس نذیر کو قبول کرو۔ جو انسانوں کے لئے ہے ٭

یہ مکی زندگی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعویٰ ہے کہ آپ ساری دنیا کے لئے آئے۔ کیونکہ یہاں نذیرا للعرب نہیں کہا گیا۔ کہ عرب کے لئے نذیر ہوں۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے۔ نذیرا للبشر۔ انسانوں کے لئے نذیر ہوں۔ اگرچہ ایسے واضح الفاظ میں دعویٰ نہیں۔ جیسا کہ دوسری جگہوں میں ہے۔ مثلاً یہ کہ وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس (۳۴-۲۷) مگر یہ دعوے ابتدا میں ہی رکھ دیا گیا۔ کہ بشر کے لئے نذیر ہے۔ بشر نسبت کے لحاظ سے دو معنی رکھتا ہے۔ ایک یہ کہ بشر کے لئے نذیر ہے۔ ملائکہ کے لئے نہیں۔ مگر یہ تو کسی کو خیال بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ کے لئے نذیر ہو کر آئے ہیں۔ پھر اس کی تردید کی ضرورت کیا تھی۔ دوسرے معنے یہ ہیں۔ کہ یہ بشر کے لئے نذیر ہے۔ قوم کے لئے نہیں۔ یعنی جو بھی انسانیت کے نام کے نیچے آتا ہے۔ اور جو بشارت اور انذار کے قبول کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ ان سب کے لئے نذیر ہے۔ یعنی تمام انسانوں کے لئے ہے۔ کسی خاص قوم کے لئے نہیں ٭

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ؕ

جو بھی زندہ انسان یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ خدا کے قریب ہو۔ یا جو یہ چاہتا ہے۔ کہ بعید ہو جائے۔ اس کے لئے یہ رسول بشیر اور نذیر ہے۔ یعنی جو انسان اس کا انکار کرکے پیچھے ہٹنا چاہے۔ وہ بھی اس کا مخاطب ہے۔ اور جو اسے قبول کرکے آگے بڑھنا چاہے۔ وہ بھی اس کا مخاطب ہے ٭

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ

ہر ایک انسان اپنے اعمال کے لحاظ سے رہن کی طرح ہے۔ یعنی ہر ایک جان اپنا حساب دیکر چھوٹے گی ٭

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ؕ فِيْ جَنّٰتٍ ؕ

سوائے ان کے جو دائیں جانب والے ہیں۔ یعنی جو نیک لوگ اور یمن والے ہیں۔ وہ جنتوں میں ہوں گے ٭

يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ

وہ مجرموں کے متعلق یا مجرموں سے سوال کرینگے

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۙ

کس نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔ کیا چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ

وہ کہیں گے ہم عبادت نہ کرتے تھے۔ اس سے مراد وہ نماز نہیں۔ جو مسلمان پڑھتے ہیں۔ بلکہ اس سے مراد جسمانی عبادت ہے۔ وہ کہیں گے۔ لم نک من المصلین ہم جسمانی عبادت نہ کرتے تھے۔ عبادت کرنے والا خواہ کسی مذہب کا ہو۔ اس کے لئے اس عبادت میں فائدہ ہوگا۔ اور جو کوئی عبادت نہیں کرتا۔ یا اگر کرتا ہے۔ تو خدا کے لئے نہیں کرتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آتا ہے ٭

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝

اور دوسری بات یہ تھی۔ کہ ہم مالی قربانی نہ کرتے تھے۔ جو لوگ مالی قربانی کرتے۔ اور غرباء کی خبرگیری کرتے ہیں۔ وہ بھی ہدایت پا جاتے ہیں

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝

جو کج بحث ہوتا ہے۔ وہ بھی ہدایت نہیں پاتا۔ خوض پانی ہلا ہلا کر اس میں کیچڑ ملا دینے کو کہتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری غرض تحقیق حق اور سچائی کی تلاش نہ تھی۔ بلکہ بات کو اور پیچیدہ بنا دینا ہوتی تھی۔ وہ کہیں گے۔ ہمیں اس لئے دوزخ میں ڈالا گیا ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کج بحثیاں کیا کرتے تھے ؛

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝

اور ہم قیامت کا انکار کرتے تھے۔ جو انسان قیامت کو یاد رکھتا ہے۔ وہ ہدایت کے قریب رہتا ہے۔ اور جو اسے بھول جاتا ہے۔ وہ بہت دور چلا جاتا ہے ؛

حَتّٰٓى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ ۝

یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔ اور مرنے کے بعد پتہ لگا کہ ہم کتنے نقصان میں ہیں
یہاں خدا تعالیٰ نے چار باتیں ایسی بتائی ہیں۔ جن پر چل کر ایک انسان ہدایت پا سکتا ہے
اول یہ کہ خدا تعالیٰ سے ملنے کی تڑپ انسان میں ہو۔ وہ کسی نہ کسی رنگ میں خدا کی عبادت کرتا ہو۔ مصلی ہو۔ خدا کے لئے عبادت کرنے والا ہو۔ ریا کی عبادت نہ کرنیوالا ہو۔ دوم یہ کہ مسکینوں کی خبرگیری کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کی حاجتمند مخلوق کو تکلیف میں دیکھ کر اس کی مدد کرتا ہو۔ سوم یہ کہ کج بحث نہ ہو۔ چہارم یہ کہ آخرت کو نہ بھول چکا ہو۔ خشیت اللہ دل میں رکھتا ہو۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝

پس ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دیگی۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ان کی سفارش تو کی جائیگی۔ مگر وہ منظور نہ کی جائیگی۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ان کے حق میں سفارش ہوگی ہی نہیں۔ کیونکہ وہ سفارش کے مستحق نہ ہوں گے ؛

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝

پھر ان کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ اس سچائی سے جو ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے منہ پھیرتے ہیں ؛

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝

گویا کہ وہ گدھے ہیں ڈرے ہوئے۔ جو شیر سے بھاگتے ہیں ؛
قسورۃ۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔ اور قوی جوان کو بھی۔ یہاں شیر ہی مراد ہے۔ گدھا شیر سے بہت ڈرتا ہے ؛

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝

باوجود مخالفت کرنے کے ہر شخص ان میں سے چاہتا ہے۔ کہ اس کی خوب تعریفیں کی جائیں کام تو دوسرے کریں۔ مگر اخباروں میں تعریفیں ان کی چھپیں۔ اور لوگ صحیفے کھول کھول کر ان کے سامنے رکھیں۔ اور کہیں پڑھئے کیا لکھا ہے ؛

كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝

ہرگز ان کی یہ خواہش پوری نہ ہوگی۔ یہ ایسے لوگ ہیں۔ جو آخرت سے نہیں ڈرتے۔

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝

ان کی باتیں اور ان کے ارادے پورے نہ ہوں گے۔ یہ کلام نصیحت ہے۔ جو اُسے مانے گا۔ وہی فائدہ اٹھائے گا ؛

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝

جو چاہے۔ اس سے فائدہ اٹھائے ؛

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ

کوئی کہے۔ اس کلام کی کیا ضرورت ہے۔ ہدایت تو انسان کی فطرت میں رکھی ہے اس لئے فرمایا۔ کوئی قوم اس وقت تک ہدایت نہیں پا سکتی۔ جب تک خدا تعالیٰ اپنا کلام نہ بھیجے ؛

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى

وہی ہے اس بات کا اہل کہ لوگ اس کا تقوےٰ کریں ؛

وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

اور وہی اس بات کا اہل ہے۔ کہ اگر تقویٰ کرتے ہوئے کسی سے غلطی ہو جائے تو وہ معاف کرے ؛

سُورۃ القیامہ رکوع اوّل

(۳ مئی ۱۹۲۸ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لکھو میں اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ؛

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ

اللَّوَّامَةِ ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝

بعض دفعہ وہ مضمون جو آگے آنے والا ہوتا ہے۔ پہلے ہی اس کی طرف ساتھ ساتھ اشارہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اسی رنگ میں جس میں یہاں کلام کیا گیا ہے۔ اُردو میں بھی کہتے ہیں "نہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ میں فلاں بات کروں" یہاں جو پہلے "نہیں" آیا ہے۔ اس کا یوں مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن جب اس کے ساتھ کا اگلا فقرہ کہا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس نہیں کی کیا غرض ہے۔ تو یہ طریق ہے کہ جو بات کر رہے ہوتے ہیں۔ مضمون کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ اس اشارہ سے بات سمجھ میں نہیں آتی۔ جب تک پورا جملہ نہ بیان کیا جائے۔ جب سارا جملہ بیان کر دیا جائے۔ تب پتہ لگتا ہے۔ کہ کس بات کی نفی کی گئی ہے۔ اسی طرح کئی محاورے ہیں کہ جن میں ضمائر استعمال کی جاتی ہیں۔ اور اصل مضمون "کہ" بیانیہ لگا کر بیان کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات قرآن کریم کا لا بھی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ تو جو مضمون پیچھے بیان ہوا ہو۔ اس کی تردید کے لئے آتا ہے۔ مگر بعض دفعہ اگلے مضمون سے اس کا تعلق ہوتا ہے ؛

اس آیت کے متعلق بعض نے کہا ہے کہ لا پہلی سورۃ کے بعض مضامین کے انکار کے لئے آیا ہے۔ مگر یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ میرے نزدیک یہ لا اس بات کی نفی کرتا ہے۔ جو ایحسب الانسان الن نجمع عظامہ میں بیان کی گئی ہے۔ پس پہلی سورہ کی طرف جانے کی ضرورت نہیں۔ اصل جملہ لا اقسم بیوم القیامہ ولا اقسم بالنفس اللوامہ کے ساتھ ایحسب الانسان الن نجمع عظامہ کے ملنے سے پورا ہوتا ہے۔ یہاں قیامت کا ذکر ہے۔ اور اس کے منکروں کا بیان پیش کر کے اس کی تردید کی گئی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔ لا اقسم بیوم القیامہ۔ ہرگز وہ بات صحیح نہیں۔ جو تم کہتے ہو۔ میں یوم قیامت کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اور ولا اقسم بالنفس اللوامہ ہرگز وہ بات صحیح نہیں۔ جس کے تم دعویدار ہو۔ میں النفس اللوامہ کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ ایحسب الانسان الن نجمع عظامہ۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے۔ کہ ہم زندہ نہیں کر سکتے۔ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکتے ؛

یہ کونسی قیامۃ کا ذکر ہے۔ قیامت کا لفظ کئی معنوں میں قرآن میں استعمال ہوا ہے:۔ (۱) نبی کی بعثت کو قیامت کہا گیا ہے (۲) نبی کے مخالفوں کی ہلاکت کو بھی قیامت کہا گیا ہے (۳) نبی کی جماعت کی ترقی کو بھی قیامت قرار دیا گیا ہے۔ (۴) انسان کے مرنے کا نام بھی قیامت ہے۔ جیسے ساری قوم کی تباہی کا نام قیامت ہے۔ قیامت اس واقعہ کا نام بھی ہے۔ جب ساری دنیا تباہ ہو جائیگی (۶) پھر قیامت وہ بھی ہے۔ جب لوگوں کو پھر زندہ کیا جائے گا ؛

اصل میں اس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ حادثہ عظیمہ۔ اور کسی بڑی اہم بات کے واقعہ ہونے کا نام قیامت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے۔ من مات فقد قامت قیامتہ۔ کہ جو مر گیا۔ اس کی قیامت ہو گئی۔ اس سے بعض نے یہ بات نکالی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرنے کو ہی قیامت قرار دیا ہے۔ اور آپ نے حشر کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ قرآن جو آپ پر نازل ہوا۔ اس میں حشر کا بار بار ذکر ہے۔ دوبارہ زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ اگلوں پچھلوں کے جمع ہونے کا ذکر ہے۔ پھر احادیث میں حشر کا ذکر ہے۔ ایسی صورت میں کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حشر کے منکر تھے۔ اصل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من مات فقد قامت قیامۃ میں یہ بات بتائی ہے۔ کہ حادثہ عظیمہ کا ہو جانا قیامت ہے۔ اور محاورہ میں ایسے حادثہ کو کہتے ہیں جس کے ساتھ تباہی لگی ہوئی ہو۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ قیامت کے اور بھی معنے ہیں۔ جو یہاں استعمال ہوئے ہیں۔ یہاں نہ نبی کی بعثت کا ذکر ہے۔ نہ کسی قوم کی تباہی کا بیان ہے۔ نہ کسی قوم کی ترقی کا ذکر ہے۔ نہ کسی فرد کی موت مراد ہے۔ بلکہ یہاں انسانی بلوغت مراد ہے۔ جہاں سے انسان کی رُوحانی زندگی کی ابتدا ہوتی ہے۔ یعنی جب انسان نشوونما پا کر کام کرنے کے قابل ہو جائے۔ تو فرمایا لا اقسم بیوم القیمہ تم جو کچھ کہتے ہو۔ وہ ہرگز درست نہیں۔ میں شہادت کے طور پر انسانی بلوغت کو پیش کرتا ہوں۔ میں انسان کی اس حالت کو پیش کرتا ہوں۔ جبکہ اس کے اندر حقیقی زندگی کے سامان عقل۔ فہم۔ فراست آجاتے۔ ولا اقسم بالنفس اللوامہ۔ پھر اس بلوغت کے ساتھ زائد بات پیش آجاتی ہے۔ اور وہ النفس اللوامہ ہے اسے میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں ؛

بچوں میں بھی نفس لوامہ ہوتا ہے۔ مگر بہت ادنیٰ حالت میں۔ بچے کے پاس جو چیز پاک ہے۔ وہ اس کی فطرت ہے۔ ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ابواہ یھودانہ او ینصرانہ۔ کہ ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ نفس قرآن کریم میں احساس ضمیر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے یعنی خدا تعالےٰ ضمیر کے احساس کو گواہی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ بچپن میں ضمیر ہوتی ہے۔ مگر اس وقت ضمیر کا احساس کامل نہیں ہوتا۔ وہ عقل کے بلوغ اور شریعت کے احکام پر عمل کرنے سے ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم ایک تو انسان کے بلوغ کو اور دوسرے نفس لوامہ کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ کیا انسان خیال کرتا ہے۔ کہ جب وہ گر جائے تو خدا اسے ترقی نہیں دے۔ جب وہ تباہ ہو جائے۔ تو خدا اسے دوبارہ زندگی نہیں عطا کر سکتا ؛

بَلٰى قَادِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝

بات یہ ہے۔ کہ ہم اس بات پر قادر ہیں۔ کہ اسکی پور پور کو درست کر دیں۔ اس کی ذرہ ذرہ حالت جو گری ہوئی ہے۔ اسے درست کر دیں۔

میرے نزدیک یہاں اسلام کے عظیم الشان تغیر کا ذکر ہے جس کا ذکر حدیثوں میں بھی آتا ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ ہڈیوں کا جمع کرنا اور ان کو درست بنا دینا اس سے مسلمانوں کی ترقی مراد ہے۔ چنانچہ حزقیل نبی کی کتاب میں بھی اسی قسم کا ذکر آتا ہے۔

حزقیل نبی اپنی رؤیا اس طرح بیان کرتے ہیں:۔

"خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا۔ اور اس نے مجھے خداوند کی روح میں اٹھا لیا۔ اور اس وادی میں جو ہڈیوں سے بھرپور تھی مجھے اُتار دیا۔ اور مجھے ان کے آس پاس چوگرد پھرایا۔ اور دیکھ وہ وادی کے میدان میں بہت تھیں۔ اور دیکھ وہ نہایت سُوکھی تھیں۔ اور اس نے مجھے کہا کہ اے آدم زاد! کیا یہ ہڈیاں جی سکتی ہیں میں نے جواب میں کہا۔ کہ اے خداوند یہوواہ تو ہی جانتا ہے۔ پھر اس نے مجھے کہا۔ کہ تو ان ہڈیوں کے اوپر نبوت کر۔ اور ان سے کہہ۔ کہ اے سوکھی ہڈیو! تم خداوند کا کلام سُنو۔ خداوند یہوواہ ان ہڈیوں کو یوں فرماتا ہے کہ دیکھو میں

نہائت افسوس

کا مقام ہے۔ کہ احباب سلسلہ نے الفضل کے "خاتم النبیین نمبر" کی اشاعت میں اس سرگرمی اور شوق کا ثبوت نہیں دیا۔ جس کا وہ مستحق تھا۔ بلحاظ مضامین یہ پرچہ ایک مستقل کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں حضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والسلام کی سیرت اور مقدس زندگی پر نہائت شرح وبسط اور معقول رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ احمدی احباب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے جو عقیدت ہے۔ اور آپ کے صحیح حالات دنیا میں پھیلانے کا جو شوق ان کے دلوں میں ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پرچہ کا دوسرا ایڈیشن تیار کرایا گیا تھا۔ کہ یہ اس مقصد کو پورا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اب تک جس قدر فرمائشیں موصول ہو چکی تھیں۔ ان کی تعمیل پوری توجہ سے کی جا رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ مزید آرڈر ارسال کرانے کے لئے پوری پوری کوشش سے کام لیں۔

غیر مسلم احباب میں اس کی اشاعت تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے ذی استطاعت اصحاب کو منگوا مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔

کاروباری خط وکتابت بنام منیجر الفضل ہو

احباب سے کئی مرتبہ عرض کی جا چکی ہے کہ مضامین تو ایڈیٹر صاحب الفضل کو بھیجے جایا کریں۔ اور دیگر کاروباری خط وکتابت جو انتظامی امور (الفضل کے اجرا وغیرہ) کے متعلق ہو۔ یا ترسیل زر۔ وہ منیجر الفضل کے نام ہو۔ باوجود اس کے کئی دوست پرچے کے اجرا یا کسی غیر کے بھجوانے یا نہ پہنچنے یا حساب وکتاب کے متعلق ایڈیٹر صاحب کو خط لکھتے ہیں۔ اور ایسے خطوط کی تعمیل بوالپسی یا بروقت نہیں ہو سکتی۔ اور بعد میں پھر شکایت پیدا ہوتی ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا خیال رکھیں۔

مہتمم طبع واشاعت قادیان

حرکت قلب بند ہونیکی خوفناک ترقی

ڈاکٹر سٹرک لینڈ گوڈل جو امراض قلب کے سپیشلسٹ ہیں۔ کا لیکچر جو انہوں نے مارچ ۲۸ء کو لنڈن میں دیا ہے۔ دنیا بھر کے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔

بڑے بڑے آدمیوں کی موت کا حال تو آپ اخبارات میں مطالعہ کر چکے ہیں۔ کہ مسیح الملک حکیم اجمل خاں اور گورنر یو۔پی اور فلاں فلاں شخص یکایک قلب کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گیا مگر غیر معروف اشخاص کی موت جو قلب کی حرکت بند ہونے سے واقعہ ہوتی ہیں۔ اس کا شاید آپ کو علم نہیں۔ اس کا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر موصوف نے تحقیق کیا ہے۔ کہ ۸۰ فیصدی دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے موت وارد ہونے کا اوسط ہو گیا ہے۔

پس آپ کا فرض ہے۔ کہ آج ہی "حب جواہر اکسیر مفرح قلب" منگوا کر کھانی شروع کر دیں۔ نمونتاً صرف چھ خوراک منگوا کر دیکھئے کہ سخت سے سخت قلب کے اختلاج کو حلق سے اترتے ہی روک دیگی۔ اگر یہ چھ خوراک اپنی جادو اثری منوا دیں۔ تو آپ ۴۸ خوراک اس کی منگوا لیں۔ ورنہ نہیں قیمت ۴۸ خوراک پچیس روپے۔ چھ خوراک ۳/۱۲

حب جواہر مہرہ کیا چیز ہے؟

۴۰ اور ۶۰ کے درمیانی عمر کا شخص اگر چالیس خوراک "حب جواہر مہرہ" استعمال کر کے بارہ گھوڑوں کی طاقت کے موٹر کو رولز رائس موٹر کی طرح روک دے۔ تو ہمیں سرٹیفکیٹ روانہ کرے۔ اگر نہ روک سکے۔ تو اپنی قیمت واپس منگوائے۔ اگر قیمت واپس نہ کریں۔ تو ہمارے اقرار نامہ کے ذریعہ دگنی قیمت بذریعہ عدالت معہ خرچہ کے وصول کرے۔ اگر مذکورہ مضمون کا اقرار نامہ وی۔پی کے ہمراہ وصول نہ ہو۔ تو وی۔پی واپس کر دو۔

حب جواہر مہرہ کوئی غیر معروف دوا نہیں۔ بلکہ طب یونانی میں سرتاج مقویات تسلیم کی جاتی ہے۔ فردوسی نے شاہنامہ میں اس کا ذکر لکھا ہے۔

قیمت چھ خوراک چھ روپے چھ آنہ

ڈاکٹر شفیع احمد۔ پی۔ایچ۔ڈی۔ چاندنی چوک دہلی

حسن حور

دنیا میں خوبصورتی بھی کوئی چیز ہے؟

اسکو سات دن ملکر نہانے سے گلاب کی مانند رنگت نکل آتی ہے۔ چہرہ پر سیاہ داغ داد کھاج۔ ہاتھ پاؤں کا پھٹنا بغل میں بدبودار پسینہ کا آنا۔ ان سب کو دور کر کے جلد کو ملائم اور خوبصورت کرتا ہے۔ روزانہ استعمال سے چہرہ کا رنگ مثل انار کے نکل آتا ہے۔ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسکو بازاری عورتیں لگا لیتی ہیں۔ یہ محض پھولوں سے بنایا گیا ہے۔ اس کی خوشبو دیر تک قائم رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ ۔ پوڈر ۔ تین کے خریداروں کو ایک مفت۔ المشتہر ایس اے اصغر اینڈ کو ٹیا محل دہلی

وہ ہزاروں گھر

جو بچوں کے بچپن میں ہی داغ جدائی دے جاتے رہنے حمل کے بار بار گرتے رہنے یا مردہ بچے پیدا ہوتے رہنے سے ویران ہوتے تھے۔ وہ سیدنا نور الدین اعظم رض کی ایجاد نصف صدی سے زیر استعمال

تریاق اٹھرا

کے استعمال کے بعد بچوں سے پر رونق ہیں۔ کیوں آپ بھی اسے استعمال کر کے فائدہ نہیں اٹھاتے اس دوائی کے غیر مفید ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپے انعام۔ قیمت مکمل خوراک ۱۰/
مفصل حالات و درخواست برائے تریاق اٹھرا بنام

منیجر دی یونیورسل ٹریڈ ہوس (شعبہ نسوان) قادیان پنجاب

ضرورت ہے

ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انگریزی خواں مذہبی عالم کی (مرد عمر تقریباً پچاس سال یا عورت) چند مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک گاؤں ضلع شاہ پور میں تنخواہ دو صد روپیہ ماہوار تک۔ مکان مفت

تمام درخواستیں بنام

خانصاحب ملک فتح خاں صاحب ٹوانہ ڈپٹی رجسٹرار انجمنہائے امداد باہمی پنجاب لاہور

آنی چاہئیں

ہندوستان کی ترقی کا راز

آلات زراعت

ہندوستان میں گندم کی اوسط پیداوار ۱۲ من فی ایکڑ ہے

برخلاف اس کے

انگلستان میں ۲۷ من۔ جرمنی میں ۲۲ من اور ڈنمارک میں ۳۰ من فی ایکڑ ہے

اگر آپ بھی پیداوار بڑھانے کے خواہشمند ہوں۔ تو ہم سے

زراعتی آلات طلب فرمائیں

ہمارے ہاں سینٹری گل پمپ۔ آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ چارہ کترنے کی مشینیں اور شکر کے بیلنے جات وغیرہ نہایت مضبوط اور ہر [illegible] تسلی بخش تیار ہوتے ہیں۔ اخبار کے حوالہ سے طلب کرنے پر باتصویر فہرست مفت ارسال خدمت ہوگی

ایم عبد الرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ (پنجاب)

ہندوستان کی خبریں

دہلی - ۹ جولائی - افواہ ہے - کہ پاٹودائی ہاؤس میں رات کو بم پھٹا - بڑے زور کا دھماکہ ہوا - پتہ نہیں چلا - کہ کس طرح بم پھٹا - پاٹودائی ہاؤس میں آریوں کا یتیم خانہ ہے شبہ کیا جا رہا ہے - کہ آریہ بلیٹیہ بنا رہے تھے - بناتے وقت بم پھٹ گیا - افواہ ہے - کہ تین چار آدمی زخمی ہوئے - لیکن ان کو کہیں بھیجد یا گیا ہے -

مدراس ۱۰ - جولائی - بیزواڈا کی ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے - کہ ایک دولت مند زمیندار نے جو ۳۰ ہزار ایکڑ زمین کا مالک ہے - باردولی کے ستیہ آگرہیوں کی اعانت کے لئے ۲ ہزار ایکڑ زمین دے دی ہے -

پشاور ۹ جولائی - اطلاع موصول ہونے پر کہ شہر کے فلاں مکان پر چرس ملے گی - محکمہ آبکاری کا ایک سب انسپکٹر چند آدمیوں کو ہمراہ لے کر گیا - مالک مکان موجود نہ تھا - سب انسپکٹر معہ رفقاء دیوار پھاند کر اندر آ گئے - وہ ابھی اندر ہی تھے - کہ مالک مکان آ گیا - اور اس نے باہر سے تالا لگا کر سرکاری آدمیوں کو اندر بند کر دیا - اور پولیس کو اطلاع دی - پانچ گھنٹہ کی نظر بندی کے بعد آبکاری کے آدمی باہر نکالے گئے -

شملہ ۱۱ - جولائی - لیجسلیٹو اسمبلی کے جلسے ۴ ستمبر سے اور کونسل آف سٹیٹ کے ۱۱ ستمبر سے شروع ہونگے -

بمبئی ۱۱ - جولائی - پولیس اور ہڑتالیوں کے ایک گروہ میں تصادم ہو گیا جس کی وجہ سے پولیس کے چند آدمی اور ایک درجن سے زیادہ ہڑتالی زخمی ہوئے - دونوں طرف سے ایک دوسرے پر لاٹھیاں برسائی گئیں - چند ہڑتالی گرفتار کر لئے گئے -

لاہور ۱۱ - جولائی - رام گلی کے مشہور مقدمہ قتل کے سلسلہ میں اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حملہ ملزمان کو سشن سپرد کر دیا ملزم رائے صاحب سیٹھ رام پرشاد کو ایک لاکھ روپیہ ضمانت حاضری پر تا فیصلہ مقدمہ رہا کیا گیا -

پشاور ۸ - جولائی معلوم ہوا ہے - کہ افغانستان اور ہندوستان کو ریلوے کے ذریعہ ملا دینے کی تجویز پر افغان گورنمنٹ غور کر رہی ہے - چند فرانسیسی انجنیئر مقامات کا معائنہ کر رہے ہیں - اس وقت کابل میں جو ریلوے ہے - وہ صرف ۵ میل ہے

پشاور ۷ - جولائی - ایم کلیمنشو جو فرانس کے وزیر اعظم کے پوتے ہیں - یہاں تشریف لائے ہیں - ان کے ساتھ تین اور انجنیئر بھی ہیں - یہ اصحاب کابل روانہ ہو گئے ہیں - انہیں اس لئے بلایا گیا ہے - کہ افغانستان کو بہتر بنانے کے متعلق گورنمنٹ کابل کو مشورہ دیں -

ہوشیارپور ۱۰ - جولائی - ڈسٹرکٹ میڈیکل آفسر آف ہیلتھ ڈاکٹر کپور سنگھ صاحب - سردار امر سنگھ صاحب اڈیشنل انکم ٹیکس افسر جالندھر سرکل کے قریبی دوست تھے - ۸ جولائی کی رات کو سُوفر الذکر نے ڈاکٹر صاحب کے پاس آدمی بھیجا - کہ کچھ کونین کی گولیوں کی ضرورت ہے - ڈاکٹر صاحب نے گولیاں بھیج دیں - سردار امر سنگھ نے اپنے گھر کے تمام ممبران کو یہ گولیاں کھلا دیں ابھی دو ہی گھنٹے گزرے تھے - کہ سردار امر سنگھ کا عمزاد بھائی پرتیم سنگھ بعمر ۱۷ سال جو کہ سینڈ ہرسٹ کالج کا امیدوار تھا - انہیں گولیوں کے استعمال سے چل بسا گھر کے دوسرے ممبر جن میں سردار صاحب خود ان کی اہلیہ - ان کا چھوٹا بھائی بھی شامل تھے - مہلک زہر کے علامات ظاہر کرنے لگے - پولیس اس واقعہ کے متعلق تفتیش کر رہی ہے -

پالاگھاٹ ۱۰ - جولائی ایک قریبی گاؤں سے ایک افسوسناک واقعہ کی خبر موصول ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص کی دو لڑکیوں نے گھر میں پڑی ہوئی مٹھائی کھا لی - اور چند گھنٹے بعد مر گئیں - جب باپ گھر واپس آیا - تو اس نے بیان کیا کہ میں نے یہ مٹھائی اس لئے دروازہ میں رکھی تھی - کہ اگر کوئی کتا مکان کے اندر داخل ہوا - تو کھا کر مر جائے گا چھوٹی لڑکیوں کو اس بات کا علم نہ تھا - انہوں نے مٹھائی کھا لی اور مر گئیں -

کولمبو ۱۰ - جولائی - اگرچہ گذشتہ ہفتہ میں جو سیلاب سیلون میں آئے تھے - وہ کم ہو گئے ہیں - لیکن جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں - ان سے پتہ لگتا ہے - کہ جان و مال کا بہت نقصان ہوا ہے - اس وقت تک پانچ اموات اور چار لاکھ روپے کے نمک بہ جانے کی خبر وصول ہوئی ہے -

منگرول کاٹھیاواڑ - میں ایک چھوٹی سی بندرگاہ ہے - جو ایک ریاست کا دارالخلافہ بھی ہے - اس ریاست کا فرمانروا شیخ صاحب کہلاتا ہے - شیخ صاحب نے اپنی ریاست میں حکم جاری فرمایا ہے - کہ جب شیخ صاحب کے گھرانے کی عورتیں بند گاڑی میں شہر سے گزریں - تو شہر کے لوگ اور افسران تعظیم کے لئے کھڑے ہو کر پیٹھ گاڑی کی طرف کر دیں تاکہ پردہ دار بیویاں کسی کی صورت نہ دیکھ سکیں -

شملہ ۱۲ - جولائی - پنجاب - بنگال - آسام اور برہما کی کونسلوں نے شاہی کمیشن سے تعاون کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے - امید کی جاتی ہے - کہ باقی کونسلیں بھی کمیشن سے تعاون کرنے کا فیصلہ کر دیں گی - کیونکہ ہندوستان کا سیاسی کرہ اب بہت حد تک بدل چکا ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے - کہ اسمبلی میں بھی تعاون کا رزولیوشن شاید پاس ہو جائے - کیونکہ سر سائمن کے تازہ اعلان نے حالات میں بہت تبدیلی پیدا کر دی ہے -

غیر ممالک کی خبریں

کابل ۵ - جولائی - شاہ افغانستان و ملکہ ثریا خانم خرچ تجربات سے اپنے ملک پر اثر ڈالنے میں بڑی سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں - تاریخ افغانستان میں یہ پہلا موقعہ ہے - کہ ملکہ افغانستان نے اپنے کنبہ کے علاوہ غیر آدمیوں کی موجودگی میں بے نقاب کھانا تناول کیا - یہ نظارہ کابل سے ایک سو میل کے فاصلہ پر شیخ آباد کی ضیافت میں دارالسلطنت میں وارد ہونے سے ایک رات پہلے دکھائی دیا تھا - شاہ اور ملکہ کے علاوہ کنبہ شاہی اور عملہ کے متعدد ارکان بھی ضیافت میں شریک تھے - اس کارروائی سے نتیجہ نکالا گیا ہے - کہ شاہ افغانستان عنقریب پردہ کی قدیم رسم کو دور کر دیں گے - ایک اور امر سے بھی اُن کے خیالات کی تبدیلی آشکارا ہوتی ہے - کئی دن سے کابل کی تمام زوکانوں پر شاہ افغانستان اور ولیعہد (جو فرانس میں تعلیم پا رہے ہیں) کی تصاویر کی نمائش ہو رہی ہے - پرانے مسلمانوں کا قدیمی عقیدہ تھا - کہ شریعت کے رُو سے تصاویر کی نمائش ممنوع ہے - چنانچہ کابل میں بھی اس کی بندش تھی - اور شاہ امان اللہ خان کی تخت نشینی تک بدستور یہی ممانعت قائم تھی -

برلن ۱۳ - جون - طہران کے مقامی جرائد رقمطراز ہیں - کہ ریلوے لائنوں کی توسیع کا جو اجارہ جرمن امریکن کمپنی کو دیا گیا ہے - اس کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا - خیال کیا جاتا ہے - کہ سب سے پہلے خورس اور بندر جز ریلوے لائن جو ۱۵۰ کیلومیٹر لمبی ہے - شروع کی جائیں گی -

خلیج ارو کو میں شدید طوفان آنے سے پتی کے ایک جہاز کے غرق ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ۲۱۵ اہل جہاز میں سے سوائے پانچ کے سب ہلاک ہو گئے - ان کے علاوہ تمام مسافر جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے - غرق ہو گئے - کپتان جہاز نے اہل جہاز کو بچانے کی کوشش سے مایوس ہو کر پل پر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا - پانچ پسماندہ خوش نصیب اس غرقابی کی نہایت ہی ہولناک روئداد سناتے ہیں -

بیروت کا ایک برقی پیغام مورخہ ۱۸ مئی مظہر ہے - کہ سفیر حجاز متعینہ دمشق نے وزیر خارجہ کی ہدایات کے مطابق ایک سرکاری بیان شائع کیا ہے - جس میں جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے خلاف سازش کی تردید کی ہے -

میکسیکو ۱۰ - جولائی - خفیہ پولیس نے پچاس رومن کیتھولک اشخاص کو اس بنا پر گرفتار کر لیا - کہ انہوں نے قوانین مذہبی کی خلاف ورزی کی - ان میں ایک پادری بھی تھا جس نے ایک ذاتی مکان میں منبر کھڑا کر کے وعظ کہنا شروع کر دیا تھا -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا -

نظارت امور عامہ کے اعلانات

"احمدی احباب دھوکہ سے بچیں"

ایک صاحب المعروف حافظ محمد انعام اللہ صاحب جن کا اصلی نام حافظ محمد معلوم ہوا ہے۔ اس نے یہ ظاہر کیا تھا کہ میں لاہور کا باشندہ ہوں۔ اور شادی شدہ ہوں۔ اور میرے سب رشتہ دار میرے احمدی ہونے کی وجہ سے مخالف ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہ ایک امیر کبیر کا لڑکا ہوں۔ اور میرے رشتہ دار معزز عہدوں پر ممتاز ہیں۔ قادیان میں کچھ دیر رہا۔ اب کچھ عرصہ سے غائب ہے۔ اس کے حالات بعض احمدی احباب سے معلوم ہوئے ہیں۔ کہ وہ نہایت جھوٹا شخص ہے۔ اور احمدیوں کو اپنا پتہ دفتر ڈاک میں ملازم ہونے کا ظاہر کرتا ہے۔ اور روپے۔ کپڑے جو ہاتھ لگے۔ اڑا تا پھرتا ہے۔ ڈاڑھی بھی خوب رکھی ہے۔ بظاہر ایک بھلا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ گویا ظاہرہ عنات و باطنہ ذئب کا پورا مصداق ہے۔ ہر جگہ اپنے عجیب حالات سناتا ہے۔ بیچارے احمدی دوست حسن ظن کر کے اس کی باتوں میں آجاتے ہیں۔ اس طرح کئی ایک مقامات سے دہ روپے اور چیزیں علی سبیل القرض والاستفادہ لیگیا ہے۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے

قد لمبا۔ جسم کہیرہ۔ رنگ سرخی نما سفید۔ منہ پر چیچک کے کسی قدر داغ۔ عمر تقریباً ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان۔ ڈاڑھی رکھی ہوئی ہے۔

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے دھوکہ سے بچیں۔

ضرورت ہے

فوجی محکمہ کے لئے چند کلرکوں کی۔ جو انٹرنس پاس یا انٹرنس تک تعلیم رکھتے ہوں۔ نوجوان ہوشیار آدمی ہوں۔ ٹرینڈ ہونے تک ۱۶ روپیہ ماہوار ملیں گے۔ کام سیکھنے پر جوں جوں جگہ ملتی جائیگی۔ ۶۰ روپے ماہوار کے علاوہ بارہ آنہ یومیہ کے حساب سے کلرکی کا الاؤنس ملیگا۔ آئندہ ترقی کی امید ہے۔

درخواستیں بہت جلد۔ سرنامہ چھوڑ کر بمعہ نقول سندات و تصدیق متعلق چال چلن امیر مقامی یا سیکرٹری امور عامہ جماعت مقامی کے دفتر امور عامہ میں بھیجدیں۔

یہاں سے درخواستوں پہ سرنامہ لکھ کر منزل مقصود تک درخواستیں بھیجدی جائینگی۔ درخواستیں ۱۸ جولائی ۱۹۳۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۲:۔ ایک ڈرائیور کی۔ کہ جو ۱۸ ہارس پاور کے کروڈ آئیل انجن کو چلا سکے۔ چکی فلڈ کا کام بھی جانتا ہو۔ خواہشمند بہت جلد ملک چراغ دین صاحب احمدی رئیس چک ۱ ڈاک خانہ مڈھ بھنگوان ضلع شیخوپورہ سے خط و کتابت کریں اور ایک اطلاعی خط امور عامہ میں بھی بھیجدیں۔

۳:۔ ایک صاحب پہلے امام مسجد اور معلم۔ بعمر تقریباً ۳۰ سال۔ احمدی ہونے کی وجہ سے غیر احمدیوں نے اس کام سے ان کو ہٹا دیا ہے۔ عیالدار آدمی ہیں۔ غالباً مڈل تک تعلیم ہے۔ اگر کسی احمدی گاؤں میں امام مسجد اور معلم کی ضرورت ہو۔ اور ان کے گذارے کا انتظام ہو سکے۔ تو ان کو بھیجدیا جائے۔

بیکاروں کی امداد فرماویں

مندرجہ ذیل بیکاروں کی ملازمت کا انتظام فرمادیں۔ بہت ہی قابل امداد ہیں۔ عرصہ سے بیکار ہیں۔

۱۔ ایک کمپونڈر۔ جو اپنے کام میں خوب ماہر ہیں۔

۲۔ ایک مڈل پاس نوجوان۔ جو پہلے مدرسی کا کام بھی کر چکے ہیں۔ اچھا نیک آدمی ہے۔

۳۔ ایک شخص جو پہلے ایک جاگیردار کے مربعوں کے انتظام پر مقرر تھا۔ فارغ ہے۔ آدمی متدین اور منتظم ہے آمد و خرچ کا حساب کتاب لکھ سکتا ہے۔ مڈل تک تعلیم ہے اگر کسی جاگیردار کو کارمختار کی ضرورت ہو۔ تو لکھیں۔

۴۔ دو پٹواری عرصہ سے بیکار ہیں۔ پٹوار کا کام سیکھا ہوا ہے

۵۔ چند انٹرنس پاس فارغ ہیں۔ کلرکی وغیرہ کیلئے ضرورت ہو تو اطلاع دیں

۶۔ دو موٹر ڈرائیور فارغ ہیں کسی صاحب کو ضرورت ہو اطلاع دیں

۷۔ قادیاں میں کچھ معمار ترکھان لوہار فارغ ہیں ان کا انتظام کیا جائے

ناظر امور عامہ

قادیان میں ۱۷ جون کے جلسہ کا انتظام

قادیان میں ۱۷ جون کا جلسہ لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے ہوا جس کا اہتمام لوکل سیکرٹری تبلیغ مہاشہ فضل حسین صاحب مہاجر کے سپرد تھا۔ اس موقعہ پر میں نے دیکھا ہے۔ کہ باوجود تنگی وقت کے قادیان کے اکثر دوستوں نے مہتمم صاحب جلسہ کا نہایت اخلاص اور ہمت سے ہاتھ بٹایا۔ اور اپنی مخلصانہ کوششوں سے نہایت قلیل وقت میں تمام انتظام خاطر خواہ کر دکھایا۔ جو واقعی قابل تعریف امر ہے جن دوستوں نے مہاشہ صاحب کی نمایاں مدد کی ہے۔ ان میں سے مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل سیکرٹری لوکل کمیٹی منشی محمد الدین صاحب ملتانی سیکرٹری مال لوکل کمیٹی اور چوہدری برکت علی صاحب۔ ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ چوہدری فضل احمد صاحب۔ منشی ابراہیم صاحب۔ چوہدری ظہور احمد صاحب مولوی عطا محمد صاحب۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب اور ہر دو بیگو بول کے سکاؤٹس وغیرہ خصوصیت کے ساتھ قابل الذکر و شکریہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان تمام دوستوں کو جزائے خیر دے۔ اور آئندہ بھی کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ و ترقی اسلام

اخبار احمدیہ

مبلغ ماریشس کی روانگی

آج بروز ہفتہ ۷ جولائی سات بجے صبح دارا جہاز پر خاکسار معہ اہل و عیال سوار ہو گیا۔ سمندر میں جوش زیادہ ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔

(حافظ جمال احمد)

درخواست دعا

۹ جولائی ۱۹۳۲ء حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ہمارے مکان واقع محلہ دارالفضل غربی بالمقابل نور ہسپتال کی بنیاد رکھی جس کی خشت اول سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح نے ڈلہوزی سے دعاؤں کے ساتھ اپنے دست مبارک سے بھجوائی اور حکم دیا کہ حضرت مولوی صاحب موصوف بنیاد رکھیں۔ اور خشت دوئم سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضہ نے دست اقدس سے عطا فرمائی۔ اور دعائیں کیں۔ تمام بھائیوں اور بہنوں سے بھی اس مکان کے بابرکت ہونے اور موجب حصول رضاء الٰہی ہونے کی دعاؤں کی درخواست کی جاتی ہے۔

امۃ الرحیم خانم اہلیہ مرزا برکت علی صاحب عبادان

۲۔ کمترین کی اہلیہ عرصہ چار یا پانچ ماہ سے بیمار ہے۔ جملہ احباب مریضہ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (بقاء اللہ بھوپال)

اعلان نکاح

عزیز محمد انور ولد میاں چراغ الدین صاحب سکنہ کالا خطائی ضلع شیخوپورہ کا نکاح عزیزہ کلثوم اختر بنت چوہدری محمد اسحٰق صاحب ٹیلیگراف سٹ لاہور کے ساتھ بعوض یک ہزار روپے مہر ۹ جون میں نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ (حکیم محمد حسین قریشی لاہور

ولادت

مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و رحم سے ۹ کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو صاحب عمر خادم دین اور صاحب اقبال بنائے۔ محمد الدین ملتانی کارکن بہشتی مقبرہ قادیان

۲۔ برادرم فضل کریم صاحب آف بالاکوٹ ضلع ہزارہ کے ہاں اللہ تعالےٰ نے ۹ جولائی بوقت ۴ بجے دن فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولود کی عمر دراز کرے اور اسے با اقبال خادم دین بنائے۔ عبدالاحد قادیان

۳۔ خدا کے فضل سے ۱۷ مئی کو میرے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا بچہ کو خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا کرے

فتح محمد۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ

دعائے مغفرت

میاں ابراہیم جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے خادم تھے۔ ۳۰ جون کو فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ ان کا جنازہ غائب پڑھ کر دعا مغفرت فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ شکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھُوالنّاصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اے عباد اللہ میری طرف آؤ

(از جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

برادران! آپ لوگوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دشمنوں کی انتہائی مخالفت کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات کے متعلق جو جلسے کئے گئے تھے وہ تمام ہندوستان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ہر غیر متعصب انسان نے ان کے فوائد کو تسلیم کر لیا ہے۔ آپ لوگوں نے یہ بھی دیکھ لیا ہے۔ کہ غیر مبایعین جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستگی ظاہر کرتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعوٰی کرتے ہیں۔ انہوں نے (باستثناء بعض صاحبان کے) کس جد وجہد سے ہماری نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں جلسوں کی مخالفت کی ہے۔ اس سے آپ کو ایک طرف تو یہ معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ خود اپنے فضل سے ہماری مدد کرتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ غیر مبایعین ہماری مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ ہمیں نقصان پہونچانے کے لئے یہ خدا اور رسولؐ کی مخالفت سے بھی نہیں رکیں گے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اے برادران! ان حالات میں آپ لوگوں پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسے آپ نظر انداز نہیں کر سکتے۔ حالات بتا رہے ہیں کہ اعلیٰ سے اعلیٰ نیکی کے کام میں بھی آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے جائیں گے۔ اور بد سے بدتر سلوک روا رکھا جائیگا اور آپ کا یہ امید کرنا۔ کہ جس مقصد کے لئے آپ کھڑے ہوئے ہیں۔ اس کی ذاتی خوبصورتی لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیگی۔ درست نہیں۔ بے شک شریف الطبع لوگ آپ کا ساتھ دینگے مگر بہت سے ہیں۔ جو بجائے آپ کا ہاتھ بٹانے کے آپ کی پیٹھ میں خنجر مارنے کے لئے تیار ہونگے۔ پس آپ اگر کسی چیز پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ تو وہ اللہ تعالےٰ ہی کی مدد ہے۔ اور اس کے فعل نے بار بار آپ پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کی مدد ہمیشہ ہمارے ساتھ رہی ہے۔ پچھلے سال آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ کس طرح کی مالی تنگی تھی۔ لیکن بغیر اس کے کہ بیرونی مدد ہمیں ملتی۔ آپ لوگوں کو خدا تعالےٰ نے ایسی توفیق دی۔ کہ نہ صرف پچھلا قرضہ ہی بہت سا اتر گیا۔ بلکہ اگلے سال کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے بھی کافی رقم جمع ہو گئی۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ

دشمن اعتراض کرتا ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں سے اس لئے روپیہ وصول کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری مالی حالت خراب ہو رہی ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہم نے اپنے کاموں کے لئے نہ پہلے چندہ لیا ہے نہ آئندہ چندہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ ہاں جو خود دے دے۔ اسے ہم رد نہیں کرتے۔ پس دوسروں کے چندہ کے ہم اپنی جماعت کے کاموں کے لئے محتاج نہیں۔ وہ تحریک تو ایسے کاموں کے لئے ہے۔ جو تمام مسلمان فرقوں میں مشترک ہے ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے وہ اخلاص دیا ہے۔ کہ وہ اپنے کاموں کے لئے کسی سے چندہ نہیں مانگتی۔ اس کا دل نور ایمان سے پُر ہے۔ اور اس کا سینہ محبت الٰہی سے بھرپور۔ ہماری جماعت میں داخل ہونا کوئی معمولی کام نہیں۔ وہ ایک موت ہے۔ کہ جس سے بڑھ کر اس زمانہ میں کوئی اور موت نہیں۔ ہر ایک شخص جو اس سلسلہ میں سچے دل سے داخل ہوتا ہے۔ وہ یہی سمجھ کر داخل ہوتا ہے۔ کہ میں خدا کے لئے اور اس کے دین کے لئے ہر ایک موت اور ہر ایک قربانی اور ہر ایک ذلت کو قبول کرونگا اور اس ارادہ اور اس نیت سے داخل ہونے والے انسان مشکلات سے نہیں گھبرایا کرتے۔ ان کا بھروسہ خدا پر ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے پر اعتماد کرنے والوں کو اور اپنی محبت میں گداز لوگوں کو مصیبت کے وقت میں چھوڑا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ان کا ساتھ دیتا ہے۔ اور ان کی پشت پناہ بن جاتا ہے۔ اور جب دنیا اُن کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ تو وہ اپنی محبت کا ہاتھ ان پر بڑھاتا ہے۔ اور ان کے آنسوؤں کو اپنے شفقت بھرے ہاتھوں سے پونچھتا ہے۔ وُہ قدوس ہے اور کبھی بے وفائی نہیں کرتا۔ وہ قادر ہے۔ اور کبھی وقت پر دغا نہیں دیتا۔ پس تمہیں مبارک ہو۔ کہ تم نے اس کا دامن پکڑا ہے۔ جو تمہیں دونوں جہان میں کامیاب کرے گا۔ اور کبھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ ہاں شرط یہ ہے۔ کہ تم بھی اپنے دعوے میں سچے ہو۔ اور استقلال سے اس کا دامن پکڑ لو۔ اور کسی قسم کی قربانی سے نہ گھبراؤ۔

اے عزیزو! اب ہمارا نیا مالی سال شروع ہُوا ہے اور جیسا کہ میں پہلے اعلان کر چکا ہوں۔ جب تک ہمارے خزانہ کی مالی حالت درست نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ علاوہ معمولی چندوں کے ہر سال ایک چندۂ خاص بھی دیا کریں۔ تاکہ معمولی چندوں کی کمی پوری ہو سکے۔ اور سلسلہ کے کاموں میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ ہو۔

پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس سال بھی حسب معمول تمام دوست اپنی آمد میں سے ایک معین رقم چندۂ خاص میں ادا کریں اور چاہیئے۔ کہ وہ رقم ستمبر کے آخر تک پوری کی پوری وصول ہو جائے۔ اور یہ بھی کوشش رہے کہ اس کا اثر چندۂ عام پر ہرگز نہ پڑے۔ بلکہ چندۂ عام پچھلے سال سے بھی زیادہ ہو۔ کیونکہ مومن کا قدم ہر سال آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔ اور وہ ایک جگہ پر ٹھیرنا پسند نہیں کرتا۔

میں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سال چندۂ خاص کی شرح کم کر دی گئی ہے۔ یعنی پچھلے سال تو تیس ۳۰ سے چالیس ۴۰ فی صدی اس کی شرح تھی۔ لیکن چونکہ بہت سا مالی بوجھ دور ہو گیا ہے۔ اس سال اس چندہ کی شرح پچیس ۲۵ سے تیس ۳۰ فیصدی تک مقرر کی گئی ہے۔ یعنی

جو لوگ مالی تنگی میں ہوں۔ وُہ تو پچیس فیصدی

ادا کریں۔ اور جنہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے یا زیادہ اخلاص دے۔ وہ تیس فیصدی اپنی ایک ماہ کی آمد میں سے ادا کریں۔ ہاں جیسا کہ قاعدہ ہے۔ وہ اس رقم کو بجائے ایک ماہ میں ادا کرنے کے تین ماہ میں ادا کر سکتے ہیں*

زمینداروں کے لئے چونکہ ان کی ماہوار آمدن نہیں ہوتی۔ علاوہ چندۂ عام کے چندۂ خاص کی شرح حسب ذیل مقرر کی گئی ہے:-

یعنی علاوہ ۲ ½ سیر فی من پیداوار پر چندۂ عام ادا کرنے کے ایک سیر فی من چندۂ خاص ادا کیا جائے۔ یا جو زمیندار اپنا چندۂ عام باقاعدہ شرح کے مطابق نقدی کی صورت میں دیتے ہیں۔ وہ اپنے سالانہ چندہ کا ایک تہائی یعنی تیسرا حصہ بطور چندہ خاص زائد ادا کریں۔ مثلاً اگر ایک زمیندار سالانہ ۱۵۰ روپیہ چندۂ عام ادا کرتا ہو تو وہ علاوہ چندہ عام کے پچاس روپیہ چندہ خاص ادا کرے*

پس زمینداروں کے لئے چندہ خاص کی شرح فی من ایک سیر ہر فصل کی ہر قسم کی پیداوار پر ہے۔ یا جس قدر چندہ وہ ہر فصل پر نقد ادا کرتے ہوں۔ اس رقم کی ایک تہائی یعنی تیسرا حصہ چندہ خاص کی شرح ہے*

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب پچھلے سال سے بھی زیادہ اخلاص سے چندہ کی ترقی کی طرف توجہ کرینگے۔ تاکہ اگلے سال چندۂ خاص کو بالکل اُڑایا جا سکے۔ یا کم سے کم اس کی شرح کو بھی کم کیا جا سکے۔ اور اگر ہمارے دوست سب کے سب متفقہ طور پر کوشش کریں۔ تو یہ کچھ بعید نہیں۔ کیونکہ ابھی بہت سے لوگ ہیں۔ جو شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے۔ یا بالکل ہی نہیں دیتے۔ اور بہت سے لوگ ہیں۔ جو دل سے سلسلہ کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں۔ اور صرف ایک محرک چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے احباب محبت اور پیار سے ان کمزور دوستوں کو چست کریں۔ اور وہ لوگ جو سلسلہ کی دہلیز پر کھڑے ہیں ان کو اندر داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اور سلسلہ کی اشاعت کے مقصد کو دل سے نہ بھلائیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کے تمام کاموں کی راہ سے روکیں اٹھ جائیں۔ اور وہ نہایت سرعت سے ترقی کرنے لگیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ **میری اس نصیحت پر احباب اس اخلاص سے عمل کرینگے۔ کہ ہر ایک جماعت کا چندۂ عام پچھلے سال کے چندۂ عام سے کم سے کم پچیس فیصدی زیادہ رہے۔ اور ہر ایک جو نیک نیتی سے اس کام کے لئے کھڑا ہو گا۔ وہ یقیناً اس مقصد میں کامیاب ہو گا۔** کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہو گی۔ اور اس کی برکات اس پر نازل ہو رہی ہونگی*

اے میرے پیارو! میں کس طرح آپ لوگوں کو یقین دلاؤں کہ خدا تعالیٰ دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کرنے والا ہے پس پہلے سے تیار ہو جاؤ۔ تا موقعہ ہاتھ سے کھو نہ بیٹھو۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے کام اچانک ہوا کرتے ہیں۔ اور جس طرح اس کے عذاب یکدم آتے ہیں۔ اس کے فضل بھی یکدم آتے ہیں پس بیدار ہو جاؤ۔ اور آنکھیں کھولکر اس کے افعال کی طرف نگاہ رکھو۔ کہ اس کا غیب غیر معمولی امور کو پوشیدہ کئے ہوئے ہے۔ جو ظاہر ہو کر رہیں گے۔ اور دنیا ان کو چھپانے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ آپ لوگ اس کے فضل کے وارث ہو کر رہیں گے۔ خواہ دنیا اُسے پسند کرے یا نہ کرے*

میں اس امر کی طرف بھی آپ کی توجہ پھیرانی چاہتا ہوں۔ کہ اس سال بعض اضلاع میں گیہوں کی فصل خراب ہو گئی ہے۔ اگر اس کا اثر چندوں پر پڑنا بعید نہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ احباب **اس امر کا بھی خیال رکھیں۔ اور اس کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں۔** اور ان اضلاع کے دوستوں کو بھی جہاں نقصان ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لا تخش عن ذی العرش اقلالا۔ خدا تعالیٰ سے کمی کا خوف نہ کرو۔ اور اس کے **دین کی راہ میں قربانی سے نہ گھبراؤ۔** کہ خدا تعالیٰ اس کا بدلہ آپ کو آئندہ موسم میں دیدیگا۔ اور آپ کی ترقی کے بیسیوں سامان پیدا کر دے گا*

آخر میں میں ان دوستوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ جنہوں نے چندۂ ریزرو فنڈ کے وعدے کئے ہیں۔ کہ مومن کو اپنے قول کا پاس کرنا چاہیئے۔ ابھی تک ان کی طرف سے اس چندہ کی طرف پوری توجہ کے آثار ظاہر نہیں ہوئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب جبکہ چھ ماہ کے قریب ہی جلسہ میں رہ گئے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے۔ اور دوسرے احباب کو جنہوں نے اب تک اس کام کی طرف توجہ نہیں کی۔ انہیں بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے بھائیوں سے پیچھے نہ رہیں۔ اور دس سے پچاس روپیہ۔ سو سے ہزار روپیہ اور ہزار سے پانچ ہزار روپیہ جمع کر کے بھجوانے والوں کی جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت میں داخل ہو کر ثواب کے مستحق ہوں۔ مگر نام لکھوانے والوں کو اور جو پچھلے لکھوا چکے ہیں، یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے فضلوں کا وارث وہی وعدہ بنتا ہے۔ جسے پورا بھی کیا جائے۔ لم تقولون ما لا تفعلون کا مصداق کبھی نہیں بننا چاہیئے۔ ورنہ دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ ہاں یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے سچی کوشش کرنے والا کبھی ناکام نہیں رہتا*

میں آخر میں دُعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے سینوں کو میری آواز پر لبیک کہنے کے لئے کھول دے۔ اور ہر ایک جو اس اعلان کو پڑھے۔ نہ صرف اسے اس پر لبیک کہنے کی توفیق ملے۔ بلکہ وہ درد اور اخلاص سے دوسروں کو بھی اس طرف متوجہ کرے۔ تا کہ خدا کے فضل کے دروازے کھُل جائیں۔ اور اس کی رحمت کی چادر ہمیں ڈھانپ لے۔ اے میرے خدا تو ایسا ہی کر۔ اور ہماری کمزور کوششوں کو اپنے فضل سے بار آور کر۔ اور ہر ایک جو میری آواز پر لبیک کہتا ہے اسے اپنے خاص فضلوں کا وارث بنا*

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

۲۳ر جون ۱۹۲۸ء — مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی

نوٹ:- حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی اس تحریک کے ساتھ فارم تحریک چندہ خاص ۱۹۲۸ء بھی جماعتوں کو ارسال کئے گئے ہیں۔ عہدیداران و ذی اثر احباب سے درخواست ہے۔ کہ ہر ایک احمدی سے چندۂ خاص کا وعدہ مطابق شرح مقررہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ لیا جائے۔ اور فارم پہونچنے کی تاریخ سے زیادہ سے زیادہ دس دن کے اندر یہ فارم مکمل کر کے نظارت بیت المال میں واپس ارسال کر دیا جائے اور چونکہ اب ماہ جولائی کا آغاز ہے۔ پہلی قسط اس چندہ کی وصول کر کے ۲۰ر تاریخ سے پہلے پہلے روانہ کر دی جائے۔ جو دوست یک لخت اپنا پورا چندہ خاص ادا کریں گے۔ یا ۳۰ فی صدی یا اس سے زیادہ کا وعدہ کریں گے۔ یا خاص حالات میں حصہ لیں گے۔ ان کے ناموں کے اعلان کرنے کی بھی سعی کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز

ناظر بیت المال قادیان

اچھوت وکیل اور براہمن گواہ

ٹریونڈرم (صوبہ مدراس) سے ایک نہایت ہی عجیب واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس تہذیب اور تمدن کے زمانہ میں اور تعلیم کی اس قدر اشاعت کے باوجود ہندوؤں کے دلوں میں اچھوت اقوام کے لئے کس قدر سخت نفرت اور حقارت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔

آریہ معاصر پرتاپ (۳؍جولائی) راوی ہے۔ کہ

"ایک پردہ نشین براہمن لیڈی کا ایک مقدمہ میں بطور گواہ بیان قلمبند کرنا تھا۔ عدالت کے منصف نے حکم دیا۔ کہ اس کی شہادت اس کے مکان پر قلمبند کی جائے۔ جس فریق کے وکیل نے اس عورت کی شہادت کی تجویز کی تھی۔ وہ قوم سے (ازادہ) اچھوت تھا۔ اس لئے اسے اس عورت کے مکان کے اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ اس منصف نے ایک اعلیٰ ذات کا وکیل اس کی شہادت لینے کے لئے مقرر کیا۔ اس بات سے ازادہ قوم میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے۔"

آریہ سماجی اچھوتوں سے خواہ کس قدر ہمدردی اور محبت و مودت کے بلند بانگ دعوے کریں۔ اور یہ کہیں کہ ہندو شاستروں میں اچھوتوں کی تحقیر و تذلیل کی ہرگز اجازت نہیں۔ دنیا کو جس قدر چاہیں دھوکہ دینے کی کوشش کر لیں۔ مگر حقیقت وہی ہے۔ جس کا اظہار آئے دن سناتن دھرمی اور پابند مذہب ہندوؤں کی طرف سے ہوتا رہتا ہے۔ جس مذہب میں اس قدر تعصب اور تنگدلی کی تعلیم دی گئی ہو۔ اور جس میں ایک معزز اور تعلیم یافتہ انسان کو محض اس بناء پر کہ وہ مفروضہ خاندانی تفاخر سے محروم ہے۔ اور خاص خاندان میں اس کی پیدائش نہیں ہوئی۔ اپنے ہم مذہب ہی کے گھر میں اور وہ بھی سرکاری کام کے لئے جانے کی اجازت نہ ہو۔ اس کے متبعین کا اسے عالمگیر مذہب ثابت کرنے کی ناکام کوشش میں شب و روز مشغول رہنا کمال ڈھٹائی نہیں تو اور کیا ہے۔

ہمیں مذکورۃ الصدر منصف کے اس رویہ سے بھی اختلاف ہے۔ جو اس نے ایک اعلیٰ ذات کے وکیل کو شہادت قلمبند کرنے کے لئے تعینات کرنے میں اختیار کیا اور اپنے اس فعل سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ حکومت بھی ان خود پرست اور ننگِ انسانیت براہمنوں کی خود ستائی کے دعووں کو قابل التفات اور درخور اعتنا سمجھتی ہے۔ حکومت برطانیہ ہمیشہ اچھوتوں کو ہندو اقتدار سے آزاد کرانے اور ان کو انسانیت کا درجہ دلانے کے لئے آمادگی کا اظہار کرتی رہی ہے۔ اور ایسی صورت میں کسی سرکاری ذمہ دار افسر کا کسی اعلیٰ ذات کے ہندو کے دعویٰ خود ستائی سے متاثر ہونا یقیناً ایک قابل افسوس امر ہے۔

آریہ سماجیوں سے سناتنیوں کی نفرت

ایک طرف تو آریہ سماجی سیاسی اغراض کی بناء پر ظاہرا طور پر اچھوتوں کو ہندوؤں میں شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یا کم از کم اس بات کے مدعی ہیں کہ وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ ان سے تعلقات پیدا کرنے اور روابط بڑھانے سے احتراز کرنے میں وہ بھی کسی کٹر سے کٹر سناتن دھرمی سے کم نہیں۔ تاہم ان کو دعویٰ ہے۔ کہ وہ ان کو بہتر حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف کٹر سناتن دھرمی آریہ سماج کی مداخلت فی الدین اور الحاد کی وجہ سے ان کو بھی اچھوتوں میں داخل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

آریہ معاصر تیج (۲۳؍جون) لکھتا ہے۔

"سب ڈویژنل مجسٹریٹ تیلیچری کی عدالت میں چراکال کے براہمنوں نے آریہ سماج چراکال کے پریذیڈنٹ اور چودہ آریہ سماجیوں کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ ان پر مدرکا کولان کے ایک تالاب میں اشنان کرنے کا الزام لگایا گیا ہے ...... یہ مقدمہ محض آریہ سماجیوں کے خلاف اظہار نفرت کے طور پر چلایا گیا ہے۔"

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ پابند مذہب ہندو آریہ سماج کو کس قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگرچہ ہماری دلی خواہش تو یہی ہے۔ کہ آریہ سماج اچھوتوں کو انسانیت کا درجہ دلانے میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن ہمیں خطرہ ہے کہ سناتن دھرمی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کی سرگرمیوں کے پیچھے مذہبی جذبہ کارفرما ہے۔ اور آریہ سماجی محض سیاسی اغراض کی بناء پر تمام جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور یہ ایک مسلمہ بات ہے۔ کہ مذہب کی طاقت تمام طاقتوں سے زبردست ہوتی ہے۔

آریہ سماج اور سناتن دھرم میں فرق

معاصر جاگرت لائل پور (۴؍جولائی) لکھتا ہے۔ کہ

"آریہ سماجی اور سناتن دھرمی دونوں وید شاستر کو مانتے ہیں۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے۔ کہ آریہ سماجی مجلسی رواجوں کو دھارمک سدھانتوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ اور سناتن دھرمی دھرم کے مقابلہ میں دنیاوی رسم و رواج کی رتی بھر پرواہ نہیں کرتے۔"

مجلسی رواجوں کو "دھارمک سدھانتوں" پر فوقیت دینا مذہبی دنیا میں یقیناً ایک سنگین جرم سمجھا جاتا ہے ہمارا خیال ہے کہ اس حقارت آمیز سلوک کی تمام تر ذمہ داری جو سناتن دھرمی آریہ سماجیوں سے کرتے ہیں۔ اور جس کی ایک مثال اوپر دی گئی ہے۔ آریہ سماج کی اس نازیبا حرکت پر ہے۔ کہ وہ مجلسی رواجوں کو دھارمک سدھانتوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ اور مذہبی خیالات کے پابند لوگوں کے دلوں میں اپنے لئے نفرت کا بیج بوتے ہیں۔

آریہ سماج کیوں مشہور ہے

ہم شروع سے اس بات کے قائل ہیں۔ کہ ہندوستان میں فتنہ و فساد اور باہمی سر پھٹول کی ابتدا آریہ سماج کی پیدائش سے شروع ہوتی ہے۔ اور ہندوستان کے تمام امن پسند اور واقعات عالم پر عبور رکھنے والے لوگ ہمارے اس خیال سے متفق ہیں۔

اس سے قبل ہم مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں سکھوں۔ سناتن دھرمیوں بلکہ بعض صاف گو آریوں کے اقوال اپنی اس رائے کی تائید میں پیش کر چکے ہیں۔ اور آج پھر ایک ہندو اخبار کی رائے درج کرتے ہیں۔ معاصر جاگرت لائل پور (۴؍جولائی) شاکی ہے۔ کہ

"ہندوؤں کی وسیع دنیا میں کئی فرقے ہیں۔ جن میں سے آریہ سماج کا نام اس لئے زیادہ مشہور ہے کہ اس کے افراد ہمیشہ لڑائی جھگڑا پیدا کرنے میں سرگرم نظر آتے ہیں۔ اور انہیں اس فن میں کافی کامیابی بھی ہوئی ہے۔"

ہماری رائے کو اگر آریہ سماج جنبہ داری پر محمول کر کے ناقابل التفات سمجھتا ہے۔ تو سمجھے۔ لیکن اس کے ایک ہم مذہب کی رائے یقیناً اس بات کی مستحق ہے۔ کہ اس پر توجہ دی جائے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ یہ رائے ان بیشمار آراء کی زبردست تائید کرتی ہو۔ جو اس سے قبل مختلف اصحاب نے ظاہر کی ہیں۔

مقامی امیر کی پوزیشن

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

اس دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ڈلہوزی تشریف لے جاتے ہوئے مجھے قادیان کا مقامی امیر مقرر فرمایا۔ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کر دیا تھا۔ کہ میں اپنی بہت سی کمزوریوں کی وجہ سے اس عہدہ کا اہل نہیں ہوں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے غالباً میری بہت سی کمزوریوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اپنے فیصلہ میں تبدیلی مناسب نہ سمجھی۔ اور مجھے یہ بار اٹھانا پڑا۔ اس عرصہ میں مجھے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیان کے منصب امارت کے متعلق جماعت میں بعض احباب کو غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے۔ جس کا ازالہ ضروری ہے۔ بہت سے دوست یہ سمجھتے ہیں۔ کہ قادیان کا امیر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا قائم مقام ہے۔ اور اسے وہی یا قریباً وہی اختیارات حاصل ہیں۔ جو خلیفہ وقت کو خدا کی طرف سے حاصل ہیں۔ یہ خیال مجھے اس لئے پیدا ہوا ہے۔ کہ اس عرصہ امارت میں میرے پاس بعض احباب کی طرف سے ایسی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ کہ مثلاً فلاں ناظر صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اسے منسوخ کیا جائے۔ یا مجلس معتمدین کا فلاں ریزولیوشن قابل منسوخی ہے۔ یا یہ کہ فلاں معاملہ میں یہ حکم جاری کیا جائے۔ حالانکہ وہ معاملہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس میں صرف ناظر متعلقہ یا مجلس یا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ جو ان سب کے افسر ہیں۔ حکم صادر فرما سکتے ہیں اسی طرح اس عرصہ میں میرے پاس قادیان کے بعض مقامی احباب کی ایسی تحریریں آئی ہیں۔ کہ ہمارے ہاں خدا کے فضل سے بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس کا نام تجویز کیا جاوے۔ اور زیادہ تعجب کے قابل یہ ہے کہ بعض بیرونی احباب کی طرف سے بھی اسی قسم کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اس قسم کی باتوں سے میں یہ سمجھا ہوں۔ کہ ابھی تک جماعت کو قادیان کے مقامی امیر کی پوزیشن کی حقیقت معلوم نہیں ہے۔ اور وہ اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا قائم مقام سمجھتے ہیں۔ حالانکہ گو یہ درست ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ میں حضرت کا قائم مقام ہوتا ہے۔ مگر اس کی پوزیشن ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ دوسرے مقامات کے مقامی امیروں کی ہوتی ہے۔ گو اس میں شک نہیں ہے۔ کہ مرکز کی اہمیت کی وجہ سے اس کی ذمہ داری دوسرے امراء سے زیادہ ہے۔ لیکن بہر حال وہ ایک مقامی امیر ہے۔ جس طرح کہ دوسرے مقامات میں امیر ہوتے ہیں۔ اور اسے کوئی زائد اختیار یا زائد رتبہ دوسرے مقامی امیروں پر حاصل نہیں ہے۔ گو جو فرق مدارج کا ایک ہی نوع کے افراد میں ہوا کرتا ہے۔ وہ یہاں بھی ہے۔ قادیان کا مقامی امیر اسی طرح ناظران سلسلہ کی ہدایات کے ماتحت ہے۔ جس طرح دوسرے مقامی امیر ہیں۔ کیونکہ ناظران مرکزی نظام سلسلہ کے رکن ہیں۔ اور امیر خواہ مرکز کی جماعت کا ہی ہو۔ محض ایک مقامی عہدیدار ہے۔ اس کی مثال ایسی سمجھنی چاہیئے۔ کہ مثلاً لاہور جو پنجاب کا دارالسلطنت ہے۔ وہاں ایک ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے۔ جو ایک مقامی حیثیت رکھتا ہے۔ اور وہیں پر حکومت پنجاب کے مختلف سیکرٹریاں یا ممبران ایگزیکٹو کونسل بھی رہتے ہیں۔ جو مرکزی حکومت کے رکن ہیں۔ اب کوئی شخص یہ خیال نہیں کر سکتا کہ لاہور کا ڈپٹی کمشنر جو مقامی عہدیدار ہے۔ وہ مرکزی حکومت کے ارکان کے کام میں دخیل ہو سکتا ہے۔ یا ان کو ہدایات جاری کر سکتا ہے۔ دراصل سارا دھوکا اس لئے لگا ہے۔ کہ حضرت کی موجودگی میں قادیان میں کوئی مقامی امیر نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضرت باتباع سنت نبوی صرف اپنی غیر حاضری میں قادیان کا مقامی امیر مقرر فرماتے ہیں۔ حضرت کی موجودگی میں بھی کوئی مقامی امیر ہوا کرتا۔ تو یہ غلط فہمی نہ پیدا ہوتی۔ مگر چونکہ مرکز کو یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ اس کا مقامی امیر بھی خلیفۂ وقت ہوا کرتا ہے۔ اس لئے یہ مغالطہ لگ گیا ہے۔ کہ قادیان کے مقامی امیر کے وہ اختیارات اور وہ ذمہ داریاں سمجھ لی گئی ہیں۔ جو خلیفہ کے عہدہ کے ساتھ خاص ہیں۔ بہر حال میں اس اعلان کے ذریعہ احباب کی اس غلط فہمی کو دور کر دینا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ احباب اپنے نظام حکومت اور سیاست سلسلہ کے اصول سے اس قدر ناواقفی کا اظہار نہیں کریں گے۔ یہ امر بھی اس ضمن میں واضح ہونا چاہیئے کہ حضرت جب کبھی قادیان سے باہر تبدیل آب و ہوا وغیرہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ تو اپنے پیچھے صرف قادیان کا مقامی امیر کسی کو مقرر فرماتے ہیں۔ دوسرے مقامات کے لئے اپنا قائم مقام مقرر نہیں فرماتے۔ پس قادیان کے امیر کا تعلق صرف قادیان کی جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ دوسری جماعتوں کے ساتھ اس کا کوئی انتظامی تعلق نہیں ہوتا۔ پس بیرونی احباب کا قادیان کے امیر کے ساتھ ان امور میں خط و کتابت کرنا جن امور میں وہ پہلے حضرت کے ساتھ خط و کتابت فرمایا کرتے تھے۔ کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈائری

ڈلہوزی ۶ ر جولائی ۱۹۳۸ء

ایک شخص کا ذکر آیا۔ جس کے لڑکے نے اخبار الفضل جاری کرنے کی درخواست کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ لکھا تھا۔ "ابن مظہر اول قدرت ثانی" اس پر فرمایا۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ کہ ایسے سلسلہ کے بانی سے جس کی ہر طرف سخت مخالفت کی جا رہی ہو۔ احمدیوں کو لوگ بہت تکالیف پہنچاتے ہوں۔ طرح طرح سے دکھ دیتے ہوں۔ اس سے ایسے تعلق کا اظہار کرنا کہ اس کی فلاں پیشگوئی کا مصداق بتانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کی صداقت پر پورا پورا یقین تھا۔ جن لوگوں میں ایمان صرف ورثہ کے طور پر ہوتا ہے ان میں سے کوئی ایسا مدعی پیدا نہیں ہوتا۔ قدرت ثانی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پیشگوئی ہے۔ اگر اس کے متعلق اتنا یقین نہ ہوتا۔ کہ ضرور پوری ہوگی۔ تو اپنے آپ کو مظہر اول قدرت ثانی کہنے کا جنون کہاں سے پیدا ہوتا۔ پس اس خیال کا پیدا ہونا اور اس بات کا جنون ہونا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی علامت ہے۔

ایک انگریز مسٹر مروین حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضور قریباً آدھ گھنٹہ تک ان سے انگریزی میں گفتگو کرتے رہے۔

لنڈن کی مسجد کے ذکر میں مسٹر موصوف نے کہا۔ کیا اس میں دوسرے مذاہب کے لوگ بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ اعلان ہم نے مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر ہی کر دیا تھا۔ کہ سب کے لئے مسجد کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اسی بنا پر پرانے خیالات کے مسلمانوں نے سلطان ابن سعود کے بیٹے کو یہ کہکر افتتاح کی تقریب میں شامل ہونے سے روکا تھا۔ کہ یہ مسجد نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں عیسائی یہودی وغیرہ سب جا سکتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں حضور نے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مسجد میں عیسائیوں سے گفتگو کی۔ اور ان کو عبادت کرنے کی اجازت دی تھی۔

پھر جماعت کی ترقی اور بیرونی ممالک کے مشنوں کا ذکر ہوتا رہا۔

30

ڈلہوزی ۹ جولائی ۱۹۲۸ء

واپسی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ایک بجے کے قریب قادیان سے ہوکر بخیریت واپس تشریف لائے

اچھوت اقوام میں تبلیغ

بابو شیخ محمد صاحب وکیل گورداسپور ملاقات کے لئے آئے۔ جن سے تحصیل شکرگڑھ کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت اور اچھوت اقوام میں تبلیغ کے متعلق گفتگو فرمائی۔ اور ان رکاوٹوں کا ذکر کیا۔ جو کچھ عرصہ ہوا۔ احمدی مبلغوں کو اس علاقہ کی اچھوت اقوام میں تبلیغ کرتے وقت خود مسلمانوں کی طرف سے پیش آئی تھیں:۔

جناب وکیل صاحب نے احمدی مبلغین کی قابلیت اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فضیلت ثابت کرنے کی اہلیت کا اعتراف کیا۔ اور ادنیٰ اقوام میں تبلیغ کی ضرورت کا اظہار کیا۔

پردہ کے متعلق مزید گفتگو

مغرب کے قریب جناب مشرف حسین صاحب ایم۔ اے دہلوی انسپکٹر ڈاکخانجات حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ جن سے دہلی کے شاہی خاندانوں کی تباہی اور پرانے اہل علم گھرانوں کی بربادی کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ پھر انسپکٹر صاحب نے پردہ کے متعلق حضور کی رائے معلوم کرنی چاہی۔ اس پر حضور نے اس گفتگو کا حوالہ دیا۔ جو چند ہی دن قبل ایک میڈیکل سٹوڈنٹ سے ہوئی۔ اور جو الفضل میں شائع ہوچکی ہے۔ "الفضل" کا یہ پرچہ انسپکٹر صاحب کو دیا گیا۔ اس گفتگو پر حضور نے مزید اضافہ یہ فرمایا۔ کہ

ایسے امور جو اعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے متعلق الفاظ پر بحث کرنے کی بجائے ان لوگوں کے اعمال دیکھنے چاہئیں۔ جو ان کے پہلے مخاطب تھے۔ پردہ کے متعلق ہمیں رسول کریم صلعم اور صحابہ کے عمل کو دیکھنا چاہیئے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ منہ کا پردہ تھا۔ اس قسم کے واقعات احادیث میں پائے جاتے ہیں۔ جن سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ واقعات ایسے نہیں جو پردہ کی حالت میں کسی نے بیان کئے ہوں کہ ان کے متعلق کہا جائے۔ انہیں بیان کرنے والوں کی ذاتی رائے اور رجحان طبیعت کا دخل ہے۔ بلکہ وہ باتیں دوسرے واقعات کے سلسلہ میں بیان ہوئی ہیں۔ اس وجہ سے پردہ کے متعلق فیصلہ کن ہیں۔ کیونکہ یہ واقعات پردہ کا مسئلہ ذہن میں رکھکر نہیں بتائے گئے۔ بلکہ عام حالات بیان کئے گئے ہیں۔ پس منہ کا چھپانا احادیث اور اسلامی تاریخ کے واقعات سے ثابت ہے۔

انسپکٹر صاحب:۔ الا ما ظہر کے کیا معنے آپ خیال فرماتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ اس کے معنی ہیں۔ وہ حصہ جو آپ ہی آپ ظاہر ہو۔ جسے کسی مجبوری کی وجہ سے چھپایا نہ جاسکے۔ خواہ یہ مجبوری بناوٹ کے لحاظ سے ہو۔ جیسے قد ہے۔ یا بیماری کے لحاظ سے ہو۔ کہ کوئی حصہ جسم علاج کے لئے دکھانا پڑے۔ یا کام کے لحاظ سے ہو۔ کہ کام کرنے کیلئے کوئی حصہ ننگا رکھنا پڑے۔

قرآن کریم کا یہ حکم ہے۔ کہ زینت کو چھپاؤ۔ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ چہرہ چھپانے کا حکم نہیں۔ ان سے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ پھر زینت ہے کیا چیز۔ جسے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہم اس حد تک قائل ہیں۔ کہ چہرہ کو اس طرح چھپایا جائے۔ جس سے صحت پر اثر نہ پڑے۔ یعنی باریک کپڑا ڈال لیا جائے۔ یا عرب کی طرح کا نقاب بنا لیا جائے۔ عرب میں اسی طرح کا نقاب ہوتا ہے۔ کہ آنکھیں اور ناک کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے۔

ٹوتھ برش

انسپکٹر صاحب:۔ ٹوتھ برش کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ یہ برش اکثر سؤر کے بالوں سے بنائے جاتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ ہماری تحقیقات تو یہ ہے کہ سب کے سب برش سؤر کے بالوں کے نہیں ہوتے۔ باقی رہا سؤر کے بالوں کا استعمال۔ یہ شرعی لحاظ سے جائز ہے۔ کیونکہ سؤر کا گوشت حرام کیا گیا۔ جو کھانے کی چیز ہے۔ اور بال کوئی کھاتا نہیں۔ ایک بڑے بزرگ نے تو یہاں تک کہا ہے۔ کہ سؤر کی چربی بھی جائز ہے کیونکہ سؤر کا لحم حرام کیا گیا ہے۔ نہ کہ چربی۔ دوسرے فقہانے کہا ہے۔ یہ فتویٰ دینے والے کی بزرگی میں تو کلام نہیں۔ مگر ان کا یہ استدلال غلط ہے۔ ان کو زبان کے لحاظ سے غلطی لگی ہے۔ کیونکہ چربی لحم میں شامل ہوتی ہے۔ انہوں نے علیحدہ سمجھی ہے۔

ڈلہوزی ۱۰ جولائی ۱۹۲۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اگرچہ ناساز رہی۔ لیکن باوجود اس کے حضور تحریر کے کام میں مصروف رہے۔ اور ضروری امور کے متعلق ہدایات دیتے رہے:۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
کا پتہ
کوٹھی نمبر 18.B تیرہ ہال ڈلہوزی

"جمعیۃ احرار المسلمین" کا شرمناک رویہ

۱۷ جون کی مبارک تحریک میں روڑا اٹکانے کی ناکام کوشش

مندرجہ ذیل مضمون انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کی طرف سے بصورت ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے۔ احباب ایک روپیہ فی سیکڑہ کے حساب سے سیکرٹری انجمن مذکور سے منگوا سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

نوزائیدہ نام نہاد "جمعیۃ احرار المسلمین" نے مشہور مثل "مردہ بولے کفن پھاڑے" کے مطابق سب سے پہلا منحوس کام یہی کرنا چاہا۔ کہ ۱۷ جون کو سیرۃ نبوی پر لیکچروں کی مفید اور مبارک تحریک میں رخنہ اندازی کرے۔ یہ کام اور نام "احرار المسلمین"؟ برعکس نام نہند زنگی کا فور۔ ان حریت باختہ اشخاص کی روسیاہی کے لئے یہ کافی ہے۔ کہ ہندوستان کے قریباً تمام بڑے بڑے شہروں میں نہایت عظیم الشان جلسے ہوئے۔ دارالسلطنت دہلی میں زیر صدارت خواجہ حسن نظامی صاحب غیر معمولی جلسہ ہوا۔ لکھا ہے:۔

"سوا نو بجے رات کو پریڈ کے میدان میں سیرت رسولؐ کی نسبت جلسہ ہوا۔ دس ہزار کا مجمع تھا۔ ہندو مسلمان مقرروں کی نہایت عمدہ تقریریں ہوئیں۔ جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ بارہ بجے تک رہا۔ آج تک دہلی میں کوئی مشترکہ جلسہ ایسی کامیابی سے نہ ہوا ہوگا" (منادی ۲۳ جون)

لکھنؤ میں تمام فرقہ ہائے اسلامیہ کا بے نظیر مجمع تھا۔ جہاں پر شاہ سلیمان صاحب پھلواری نائب امیر شریعت بہار بھی لیکچراروں میں شامل تھے۔ (ہمدم ۱۸ جون) کلکتہ میں تمام اہل مذاہب کا عظیم الشان اجتماع ہوا۔ بپن چندر پال جیسے مشہور لیڈر بھی مقررین میں شامل تھے۔ ایسا ہی لاہور۔ انبالہ۔ راولپنڈی۔ پشاور جہلم۔ سکھر۔ رہتک۔ شملہ۔ کراچی۔ امراؤتی۔ ناگپور وغیرہ پانچسو سے زائد مقامات میں لاکھوں انسان جمع ہوئے۔ اور درجنوں غیر مسلم اصحاب نے تقاریر کے ذریعہ بانئ اسلام سے اپنی عقیدت کیشی کا ثبوت دیا۔ (ملاحظہ ہو الفضل ۲۲-۲۶-۲۹ جون)

غرض ایک ہی وقت میں ہندوستان کے گوشے گوشے میں لاکھوں انسانوں نے سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کو ہمہ تن گوش ہوکر سنا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

۱۷۔جون کی تحریک جس اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ کی گئی تھی۔ اسی کا نتیجہ ہے۔کہ باوجود پوری مخالفت کے اسے غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور اس کے شاندار ثمرات اہل وطن کے سامنے ہیں۔لیکن بد باطن حاسدوں کے متعلق شیخ سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است
گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

چنانچہ ان سیاہ دلوں نے اس تحریک کو کبھی ”خاص اور مخفی غرض“ کا آلہ کار بتلایا۔ وُہ ”خاص غرض“ جمعیۃ مذکورہ کے مادی خیالات کے مطابق ریزرو فنڈ کی وصولی تھی اور ”العدل“ گوجرانوالہ کے خیال میں ”مرزائیت کی ترقی کا جذبہ“ لیکن ”مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی“ کے نزدیک یہ ”سائمن کمیشن سے تعاون کا ذریعہ“ ہے (زمیندار ۱۷رجون)

ع بسوخت عقل زحیرت کہ اینچہ بوالعجبی است

یہ سب باتیں رجماً بالغیب ہیں۔ ہماری اصل غرض بالفاظ مولوی ظفر علی خاں یہ ہے:۔

”حضورؐ کی عزت کا تحفظ ہماری زندگی کا نصب العین ہے۔اس لئے جب بعض غلط اندیش ہموطنوں نے حضورؐ کی شان میں نازیبا کلمات کا استعمال کیا۔ تو ہم نے عزم بالجزم کر لیا۔کہ جب تک حضورؐ کی عزت اس مُلک میں قائم نہ کرلیں گے۔ چین سے نہ بیٹھیں گے۔“ (زمیندار ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء)

بخدا ہمارا جُرم یہی ہے۔کہ ہم اس پاک مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور مسلمانان ہند کو اس میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔ کیا یہی وہ گناہ ہے۔جس پر نام نہاد ”جمعیۃ احرار المسلمین“ کی رگِ حمیت پھڑک اٹھی؟ اور اس نے لوگوں کو جلسوں میں شرکت سے روکا؟ ہم جمعیۃ مذکورہ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ (۱) کیا وہ عام مسلمانوں کو اتنا بیوقوف سمجھتی ہے۔کہ وُہ یونہی ”مرزائیوں“ کے جلسہ میں جائیں گے۔تو فوراً اپنی جیبیں خالی کر دیں گے۔اور اُس کی شکم پُری اور ”چندہ“ کے لئے ان کے پاس کچھ نہ رہے گا؟ (۲) یا پھر جمعیۃ کے نزدیک احمدیوں کے دلائل و براہین ایسے موثق و مؤثر ہیں۔کہ انسان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا؟ اس لئے لوگوں کو ان مشترکہ جلسوں میں جانے سے بھی روکا جاتا ہے۔ بہرحال جمعیۃ کی اس حرکت سے ”دال میں کالا“ ضرور ثابت ہوتا ہے۔

فتنہ پردازوں کی طرف سے کہا گیا ہے۔کہ چونکہ جماعت احمدیہ اپنے عقائد و اعمال کو ہی اسلام یقین کرتی ہے۔ اور اپنے لئے بعض امتیازات قائم رکھنا چاہتی ہے اس لئے اس تحریک میں شرکت ناجائز ہے۔ ہم انہیں بتانا چاہتے ہیں کہ ع ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند یہ اگر جرم ہے۔ تو تمام فرقے اس کے مرتکب ہیں۔ مولوی محی الدین صاحب قصوری نے صاف لکھا ہے:۔

”ہر جماعت اپنے عقائد و اعمال کو اسلام کے عقاید و اعمال یقین کرتی ہے۔کل حزب بما لدیہم فرحون یہ اگر غلطی ہے تو اس غلطی کا میں بھی شکار ہوں۔“ (زمیندار ۱۶رجون ۱۹۲۸ء)

انہیں خوب معلوم ہے۔کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا مرسل اور مسیح موعودؑ یقین کرتے ہیں۔ اس لئے اپنی خصوصیات کو ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ہم مداہنہ پسند قوم نہیں۔ پتھروں کی بوچھاڑ اور تلواروں کی زد میں آکر بھی اپنے عقائد نہیں چھپا سکتے۔باایں ہمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے دعوے میں ہم سب فرقہ ہائے مسلمانان کو شریک سمجھتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے سوال پر سب مسلمان کہلانے والوں کا جمع ہو جانا ضروری یقین کرتے ہیں۔ آپؐ امت کے باپ ہیں۔ آپؐ کے بیٹوں میں اختلاف ہے۔ اور ضرور ہے۔لیکن کونسا نابکار بیٹا ہوگا۔جو بھائی کی عداوت میں باپ کی عزت و آبرو ریزی گوارا کرے۔ پس باوجود ہر قسم کے اختلاف کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات وہ مرکزی مقام ہے۔جہاں پر سب مسلمان کہلانے والے متفق ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں متفق ہو جانا چاہیئے۔ مگر بدقسمتی سے بعض لوگ اپنے کارخانہ کی کساد بازاری کا علاج یہی سمجھتے ہیں۔کہ اس مقام پر بھی مسلمان مل کر نہ بیٹھ سکیں۔ اگر کہو کہ عقائد میں اختلاف کے باوجود اتحاد نہیں ہو سکتا۔ تو مولوی ثناء اللہ امرتسری کی حسب ذیل عبارت پڑھ لو:۔

”ہم ان دونوں جماعتوں (احناف دیوبند و اہلحدیث) کو بالکل متحد دیکھنا چاہتے ہیں۔لیکن اس بات کے ماننے میں ہمیں تامل ہے۔کہ ان دو جماعتوں میں اختلاف اصولی نہیں۔کیونکہ وجوب تقلید و عدم تقلید خود اصولی اختلاف ہے“ (اہلحدیث ۲۲ جون ۱۹۲۸ء)

جب مولوی صاحب کے نزدیک ”اصولی اختلاف“ کے باوجود متحد ہونا ممکن ہے۔ تو آنحضرت صلعم کی عزت کے تحفظ کے لئے (جو سب مسلمانوں کا اتفاقی مسئلہ ہے) کیونکر سب مسلمان اتحاد نہیں کر سکتے۔ پس اس پاک تحریک میں کفر و اسلام کا شاخسانہ یقیناً شیطانی وسوسہ ہے۔ ع

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

یہی وجہ ہے۔کہ ملک کے بہترین طبقہ نے جمعیۃ مذکورہ کی اس فتنہ انگیزی کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب اخبار مشرق گورکھپور تحریر فرماتے ہیں:۔

”جن اصحاب نے اس موقعہ (تحریک ۱۷ جون) پر تفریق و فتنہ پردازی کے لئے پوسٹر لکھے۔ اور تقریریں لکھ کر ہمارے پاس بھیجیں وُہ بہت احمق ہیں۔“ (۲۱رجون ۱۹۲۸ء)

مولوی سید خلیل احمد صاحب سیکرٹری آنہ فنڈ لکھنؤ نے ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

”جو لوگ اتفاق کی چلتی ہوئی گاڑی میں روڑا اٹکانا چاہتے ہیں۔ انہیں ان کی رائے مبارک رہے۔خادمانِ مُلک و ملت کو ان کی آواز پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔“

(روزنامہ حقیقت لکھنؤ ۲۴رجون)

”احرار المسلمین“ نے ایک نہایت ناپاک الزام جماعت احمدیہ پر یہ لگایا ہے۔کہ یہ لوگ آنحضرت صلعم کے ”خاتم النبیین“ ہونے کے منکر ہیں۔ اُف! اس قدر جھوٹ! گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان۔کہ لعنتی اور مفتری ہے وہ شخص جو کہے۔کہ احمدی خاتم النبیینؐ کے منکر ہیں۔ بخدا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ اور یہ اقرار ہر بیعت کنندہ سے لیا جاتا ہے کہ ”میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا۔“ باقی اہل سنت والجماعت کے نزدیک ”خاتم النبیین“ کے بعد حضرت مسیح ”نبی اللہ“ آنے والے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ مسیح موعودؑ آچکا اور بس۔

بالآخر ہم تمام دردمندانِ اسلام سے اپیل کرتے ہیں۔کہ وُہ حالاتِ زمانہ کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے تحفظ عزت نبویؐ کے لئے جمع ہو جائیں۔ کیونکہ یہ سب کی مشترکہ ذمہ واری ہے۔ اور ”جمعیۃ احرار المسلمین“ کے نام کی دلفریب ترکیب کے دھوکے میں نہ آئیں۔ والسلام

خاکسار اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) سیکرٹری
انجمن خدام الاسلام قادیان (۲۸رجون ۱۹۲۸ء)

سیّد جالب صاحب ایڈیٹر ہمدم کا شکریہ

علاقہ پنجاب وغیرہ سے کئی ایک تار ۱۷رجون والے جلسہ کی مخالفت میں صادر ہوئے اور مخالف مردہ دل نے تمنا ظاہر کی۔کہ اڈیٹر صاحب ہمدم ان کو اخبار میں شایع کر دیں۔ مگر اڈیٹر صاحب ہمدم نے ایسے تار کا اندراج اپنے اخبار میں منحوس و حرام سمجھا۔ اور اس عاجز سے فرمایا۔کہ ایسی درخواستوں کا شایع کرنا تو درکنار مجھے تو اُن کا پڑھنا اور سننا بھی پسند نہیں۔ میں جناب سید صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔کہ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(مرزا کبیر الدین احمد۔احمدی سیکرٹری تبلیغ از لکھنؤ)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک پر ۱۷ جون کو جلسے

۱۷ ارجون کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے تمام ہندوستان میں جلسے کرنے کی جو تجویز حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرمائی تھی۔ اسے خدا تعالےٰ نے معجزانہ کامیابی عطا فرمائی ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں کے علاوہ دیہات اور قصبات میں بھی جلسے ہوئے۔ بعض مقامات کی رپورٹیں اختصاراً درج اخبار ہو چکی ہیں۔ اور رپورٹیں ارسال کرنے کے متعلق احباب کی سستی اور غفلت کے باوجود ابھی تک بہت سی رپورٹیں دفتر میں پڑی ہیں۔ اور ان سب کو اختصاراً درج کرنے کیلئے بھی چونکہ اخبار کے کئی پرچے درکار ہونگے۔ اس لئے صرف ان کے نام دینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ڈھاکہ۔ مکھ ہانس اور بلیکے تارو کے (پاکپٹن) حضرو (اٹک) مسکرا (ہمیرپور) لدھیانہ۔ جوہی (کانپور) کسراں (اٹک) حویلی لال (جھنگ) پہاڑ گنج (دہلی) لودھی ننگل بہار شریف۔ کرڑاپلی (کٹک) سیتاپور۔ بھوبیت پور (ایٹہ) پرتاپ گڑھ (اودھ) ادل (کلکتہ) سرہند۔ چک قاضیاں (شکر گڑھ) چونڈہ۔ کھرڑ۔ کوٹ فتح خاں (اٹک) جھادریاں (شاہ پور) پھگلانہ۔ پدم پور (کٹک) ادجلہ۔ متھہ سوجا (شیخوپورہ) بالاپور (برار) ہیر وغربی (ڈیرہ غازی خاں) نصیرآباد (خاندیس) ہربنس پورہ (لاہور) سٹرعہ۔ پانی پت۔ کرنال۔ شاہ آباد۔ بانبڑی کنجی پورہ۔ کیتھل۔ سنبھالکہ۔ پٹی کلیانہ۔ بموٹڈا۔ راکستھل۔ سلدرو۔ درڈ۔

مذکورہ بالا مقامات میں سے بعض جگہ غیر احمدی انجمنوں کی طرف سے جلسوں کا انتظام کیا گیا۔ اور اکثر جگہ اہل ہنود نے بھی بخوشی شمولیت اختیار کی۔ (باقی آئندہ)

احباب فوری توجہ فرماویں

قریباً ہزار گاؤں میں جہاں احمدی موجود ہیں۔ ۱۷ ارجون کا جلسہ ہُوا۔ لیکن افسوس ہے کہ تاحال ان گاؤں کی بھی تمام رپورٹیں ہمارے پاس نہیں پہنچیں۔ اس لئے دیہات کے احمدی خاص طور پر توجہ فرماویں۔ اور فوراً جلسوں کی اطلاع بھیجدیں۔ مرکزی جماعتوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ان کو تاکید کر کے جلد رپورٹیں بھجوائیں

سکرٹری ترقی اسلام قادیان

اقتباسات

جماعت احمدیہ کی قابل قدر خدمات

جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے جس سرگرمی سے اسلامی خدمات بجا لا رہی ہے۔ وہ اب اپنے زریں کارناموں کی بدولت محتاج بیان نہیں ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک میں جس عمدگی کے ساتھ اس نے تبلیغی خدمات انجام دیں۔ اور دے رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ یہ اسی کا کام ہے۔ پچھلے دنوں جب کہ یکایک شدھی کا ایک طوفان عظیم امنڈ آیا تھا۔ اور جس نے ایک دو آدمیوں کو نہیں۔ بلکہ گاؤں کے گاؤں مسلمانوں کو متاثر بنا کر مرتد کر لیا تھا۔ یہی ایک جماعت تھی جس نے سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اس کا مقابلہ کیا۔ اور وہ کچھ خدمات انجام دیں اور کامیابی حاصل کی کہ دشمنانِ اسلام انگشت بدنداں رہ گئے۔ اور ان کے بڑھے ہوئے حوصلے پست پڑ گئے۔ یہ مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے کہ جس ایثار و انہماک سے یہ مختصر سی جماعت اسلام کی خدمت انجام دے رہی ہے۔ وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ اور بلا شبہ اس کے یہ تمام کارنامے تاریخی صفحات پر آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں پچھلے دنوں اس کی یہ تحریک کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ۱۷ ارجون کو ہندوستان کے ہر مقام پر عام مجمع میں جس میں مسلم و غیر مسلم دونوں شامل ہوں۔ تقریریں کی جائیں۔ اور جس کے لئے اس نے صرف تحریک ہی نہیں پیش کی۔ بلکہ صدہا روپے بھی خرچ کر کے مقررین کے لئے ہزارہا کی تعداد میں لیکچر طبع کرا کر مفت تقسیم کئے۔ اور جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ ۱۷ ارجون کو مسلم اور غیر مسلم دونوں جماعتوں نے شاندار جلسے کر کے سیرت نبوی صلعم پر بکمال حسن و خوبی سے اظہار خیالات کئے ہمارا تو خیال ہے کہ اگر اس تحریک پر آئندہ بھی برابر عمل کیا گیا۔ تو یقیناً وہ ناپاک حملے جو آج برابر غیر مسلم اقوام ذات فخر موجودات پر کرتی رہتی ہیں۔ ہمیشہ کے لئے مٹ جائیں گے۔ اور وہ ناگوار واقعات جو آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ اس مبارک تحریک کی بدولت نیست و نابود ہو جائیں گے۔ معزز ہمعصر الفضل کو جن مقامات سے جلسوں کی اطلاعات اس وقت تک موصول ہو چکی ہیں۔ وہ تین سو سے زیادہ ہیں۔ ہم اس شاندار کامیابی پر حضرت امام جماعت احمدیہ مدظلہ کی خدمت میں اپنی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور یقین دلاتے ہیں۔ کہ آپ کی اس مبارک تحریک نے مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک مرکز پر کھڑا کر کے اتحاد کا عجیب و غریب سبق دیدیا ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(اردو اخبار ناگپور ۵ر جولائی)

۱۷ ارجون کے جلسے

۱۷ ارجون کو قادیانی جماعت کے زیر اہتمام تمام ہندوستان میں فخر کائنات کی سیرت پر ہندوستان کے ہر خیال اور ہر طبقہ کے باشندوں نے لیکچر دیئے۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ مسلمان اخبارات نے سوائے زمیندار اور الجمعیۃ اور الانصار کے متفقہ طور سے ان جلسوں کی کامیابی میں حصہ لیا۔ مگر افسوس کہ علماء دیوبند نے ذکر رسول کی مخالفت اس لئے کی کہ ان کو قادیانی عقائد سے اختلاف ہے۔

حالانکہ مجھے ذاتی طور سے معلوم ہے۔ کہ جناب مولانا کفایت اللہ صاحب سے (جو دیوبندی علماء میں بہت سمجھدار عالم مانے جاتے ہیں) جب ایک قادیانی بھائی نے دہلی کے جلسہ کی صدارت کے لئے درخواست کی۔ اور مولانا نے انکار کیا۔ تو انہی قادیانی بھائی نے عرض کیا۔ کہ "جناب ہم کو کافر سمجھکر جلسہ کی صدارت اس طرح قبول کیجئے۔ کہ اپنے معتقدات کے خلاف کسی کو بولنے کی اجازت نہ دیجئے کیا آپ اس جلسہ میں جو ذکر رسالت پناہ کے لئے کوئی غیر مسلم کرے شریک نہ ہونگے"؟ اس معقول درخواست کا جواب مفتی صاحب نے یہ دیا۔ کہ میں آپ سے بحث نہیں کرنی چاہتا۔ اور نہ میں آپ کے جلسہ میں کسی حالت میں شریک ہوں گا۔

مجھے بے حد افسوس ہے۔ کہ زمانہ نے ابھی علماء کی آنکھیں نہیں کھولیں اور ان کی تنگ نظری کی ذہنیت ابھی تبدیل نہیں ہوئی۔

قادیانی عقائد کا جہاں تک تعلق ہے۔ میں ان سے ایک ایک حرف سے اختلاف رکھتا ہوں۔ مگر کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے۔ کہ مسلمان سناتن دھرم، جین دھرم۔ بدھ دھرم اور خدا معلوم کیا کیا مت کے پیروں کو ہندو سنگٹھن کی تحریک میں جو خالص آریہ سماجی تحریک ہے۔ مدغم دیکھکر اپنے بھولے ہوئے سبق اتحاد بین المسلمین کو یاد کرنے کے لئے واعتصموا بحبل اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ دیں۔ اور جزوی اختلافات کو پس پشت ڈالکر دشمنوں کو ناخوش اور دوستوں کو خوش کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ عزت کی زندگی بسر کرنے